دسمبر
کی
بارش
از قلم: ارفع علی
Creation
HayaNoor
NC
www.novelsclubb.com

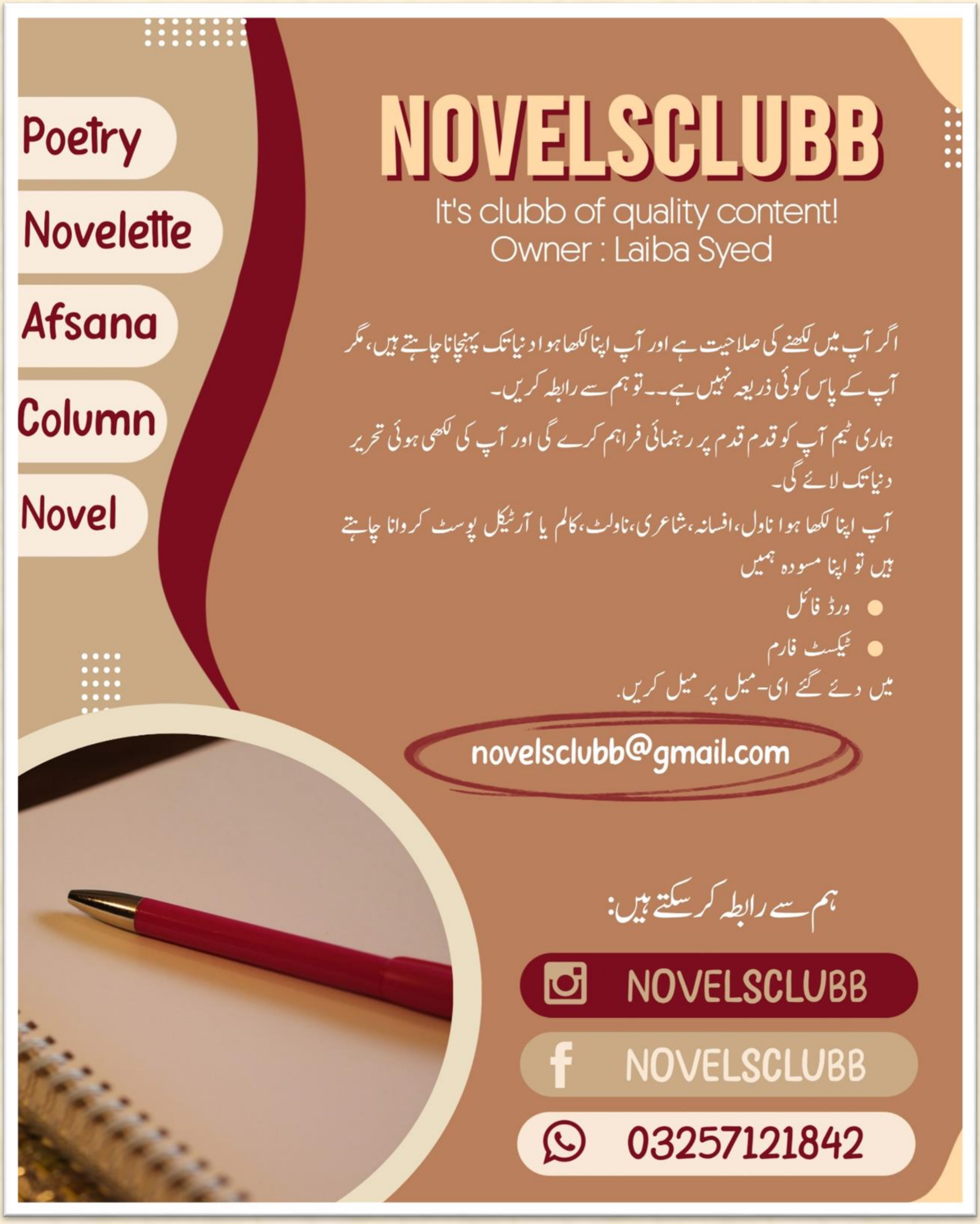
Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دئے گئے ای-میل پر میل کریں.
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

دسمبر کی بارش

از قلم

ارفع علی

Clubb of Quality Content

ناول "دسمبر کی بارش" کے تمام جملہ حق لکھاری "ارفع علی" کے نام محفوظ ہیں۔ کہانی کا کوئی بھی حصہ کسی بھی صورت میں کسی دوسرے پلیٹ فارم یا سوشل میڈیا پر پوسٹ کرنے سے پہلے لکھاری کی اجازت درکار ہو گی۔ "ناولز کلب" کا پی ڈی ایف بغیر اجازت پوسٹ کرنا منع ہے، بغیر اجازت کہانی/پی ڈی ایف کا استعمال کرنے والوں پر سخت کاروائی کی جاسکتی ہے۔ اس کہانی اور اس میں موجود کردار محض تصوراتی ہیں۔ کسی بھی حقیقی کہانی یا انسان سے ان کا کوئی واسطہ نہیں ہے۔ کسی بھی طرح کی مشابہت کو اتفاق سمجھا جائے۔

دسمبر کی بارش

از قلم: ارفع علی

" اے دسمبر تم بھی ستم ڈھاتے ہو

جب بھی آتے ہو یادیں چھوڑ جاتے ہو

کبھی دکھ بھری تو کبھی محبت کی۔"

(ارفع علی)

حیدرآباد شہر میں اس وقت دسمبر کی ٹھنڈی یخ بستہ ہواؤں نے بسیرا کیا ہوا تھا، آج موسم نے بھی رخ بدلا تو شام کا وقت رات کا منظر پیش کر رہا تھا، آسمان پر بادل چھائے ہوئے

تھے۔ وہ اس وقت پارک میں بیٹھا متلاشی نظروں سے اِدھر اُدھر دیکھ رہا تھا، آنکھوں کو جس کا انتظار تھا وہ ابھی تک نہیں آئی تھی، اسے بیٹھے ابھی کچھ دیر ہی ہوئی تھی کہ اچانک سے بارش شروع ہو گئی، اس نے اپنی نظریں دوبارہ سے چاروں اور دوڑائیں مگر وہ نہیں آئی، دیکھتے ہی دیکھتے موسلادھار بارش شروع ہو گئی، وہ بینچ سے اٹھ کھڑا ہوا اور اپنی کار کی طرف بڑھ گیا۔

وہ کار میں آکر بیٹھا اور کار اسٹارٹ کی، وہ کار چلا کر تھوڑا ہی آگے آیا تھا جب اس کی نظر روڈ کی سائیڈ پر کھڑی لڑکی پر پڑی، وہ کسی احساس کے تحت اپنی کار کو اس طرف ڈرائیو کر گیا۔

"ایکسکیوز می "! عارف نے کار سائیڈ پر کھڑی کی اور باہر آکر اس سے مخاطب ہوا۔

"جی۔ "اس نے ڈرتے ہوئے اپنی گردن اٹھا کر بس یہی کہا۔

"آئیں میں آپ کو گھر چھوڑ دیتا ہوں۔ "عارف کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ ہی نہیں رہا آنکھوں کو جس کا انتظار تھا، دل جس کے لیے بے چین تھا جس کو دیکھنے کے لیے وہ روز پارک میں آتا تھا وہ اس کے سامنے کھڑی تھی۔

"میں بس میں چلی جاؤں گی۔ "اس نے اپنی آنکھوں میں آتے آنسوں کو پونچھتے ہوئے کہا۔

"شدید بارش ہورہی ہے اس وقت بس کا آنا مشکل ہے، آپ آئیں میں آپ کو گھر چھوڑ دوں گا۔ "عارف نے اپنی نظریں روڈ پر دوڑاتے ہوئے کہا بارش کے باعث اس وقت روڈ بلکل سنسان تھا۔

عارف کی بات سن کر اس نے اپنی نظریں چاروں اور

دوڑائیں اور واقعی میں وہ سچ کہہ رہا تھا اس وقت کسی بس کا ملنا بہت مشکل تھا۔وہ کچھ دیر وہی کھڑی رہی پھر گھر والوں کا خیال آتے ہی اس کے ساتھ جانے کی حامی بھری۔

"کونسی جگہ جانا ہے؟ "عارف نے اس کے بیٹھ جانے کے بعد پوچھا۔

"کینٹ۔ "اس نے یک لفظی جواب دیا۔

عارف کو اس کے اس طرح بولنے پر تھوڑا غصہ آیا وہ روزانہ پارک میں آتی تو سب سے مسکراتے ہوئے بات کرتی تھی اور آج اس کا یہ انداز۔وہ دوبارہ سے بات کرنے کی غرض سے اس کی جانب دیکھنے لگا۔

"آپ کا نام کیا ہے؟ "عارف نے ڈھیٹ بنتے ہوئے دوبارہ سے پوچھا۔جبکہ وہ کھا جانے والی نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔

Clubb of Quality Content

"آپ کا مسلئہ کیا ہے؟ "اس نے غصے میں لفظوں کو چباتے ہوئے پوچھا۔

"میں تو اس لیے پوچھ رہا ہوں کیونکہ جس جگہ آپ رہتی ہیں میں بھی وہی رہتا ہوں۔ "

عارف نے گڑبڑاتے ہوئے جلدی سے کہا۔

"اقصیٰ نام ہے میرا۔ "وہ بتا کر کھڑکی کی طرف رخ موڑ گئی۔

"نائس نیم۔ "اس نے مسکرا کر کہا۔

"یہی پر روک دو۔ "کینٹ کے اندر داخل ہونے کے بعد اسے جیسے ہی اپنا فلیٹ نظر آیا اس نے کہا۔

"شکریہ۔ "اقصیٰ کہتی ہوئی کار سے اتر گئی، جبکہ عارف بھی کار سے نکل آیا اور جب تک وہ اپنے فلیٹ میں داخل ہوئی تب تک وہی کھڑا رہا۔

"اقصیٰ "وہ بالوں میں ہاتھ پھیر کر بڑبڑاتا ہوا کار کی طرف بڑھ گیا۔

****

اگلے دن ہلکی بارش ہو رہی تھی وہ پارک میں آیا تو اقصیٰ وہاں پر پہلے سے ہی بیٹھی ہوئی تھی، وہ بھی بینچ پر بیٹھ گیا۔

اقصیٰ جو اپنی دوستوں سے بات کر رہی تھی اچانک اس کی نظر عارف پر پڑی تو وہ اپنی دوستوں کو ایکسکیوز کر کے اس کی طرف آئی۔

"کیا ہو رہا ہے؟ "اقصیٰ نے اس کے پاس آکر مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"کچھ نہیں۔ "عارف نے حیران ہوتے ہوئے اسے جواب دیا۔

"شکریہ آپ نے کل مجھے گھر چھوڑا۔ "اقصیٰ نے دوبارہ سے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کوئی بات نہیں۔ "عارف نے بھی جواباً مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ یہاں کس کے ساتھ رہتی ہیں؟ "عارف نے اس کے بارے میں جاننا چاہا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"میں یہاں آپی کے گھر آئی ہوں جبکہ ہم کراچی میں رہتے ہیں۔ "اقصیٰ نے غمگیں لہجے میں بتایا۔

"اچھا۔ "اس نے کہا۔

"کیا آپ یہی حیدر آباد رہتے ہیں؟ "اقصیٰ نے مسکراتے ہوئے اس سے پوچھا۔

"میں بھی کراچی سے ہوں لیکن ابھی نوکری کے سلسلے میں حیدر آباد رہائش پذیر ہوں۔ " عارف نے اس کی آنکھوں میں چھپی نمی کو دیکھتے ہوئے بتایا۔

"یہ تو بہت اچھی بات ہے تو پھر کیا ہم دوست بن سکتے ہیں؟ "اقصیٰ نے مسکراتے ہوئے اس سے پوچھا۔

"کیوں نہیں۔ "عارف نے بھی جواباً مسکراتے ہوئے کہا۔

"سر "!وہ ماضی کی یادوں میں کھویا ہوا تھا جب اس کا دوست روم میں داخل ہوا۔

"سر لیفٹیننٹ عدنان نے سب کو بلایا ہے۔ "اس کے دوست نے بتایا۔

"ٹھیک ہے۔" وہ اپنی کیپ پہن کر کھڑا ہو گیا۔

"عارف کیا ہوا سب ٹھیک تو ہے؟" اس کے دوست نے اس کی سرخ آنکھیں دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں سب ٹھیک ہے۔" عارف نے روم سے نکلتے ہوئے بتایا۔

وہ دونوں لیفٹیننٹ عدنان کے آفس میں آئے تو ان کے سارے کولیگ اپنی آرمی یونیفارم میں وہاں کھڑے تھے وہ دونوں بھی اجازت لے کر اندر داخل ہوئے۔

"سب جانتے ہیں آج کل شہر کے حالات ٹھیک نہیں ہیں تو اس صورتحال کو دیکھتے ہوئے آڈر آیا ہے۔" اس کے بعد لیفٹیننٹ نے ان سب کو ان کا کام بتایا۔ وہ سب سمجھ آنے پر سلیوٹ کرتے ہوئے وہاں سے واک آؤٹ کر گئے۔

****

گھر میں شادی کی تیاریاں شروع کر دی گئی تھیں لیکن وہ اداس تھی۔اسے کوئی چیز اچھی نہیں لگ رہی تھی کسی کا دل توڑ کر انسان کیسے خوش رہ سکتا ہے،اسے اس کے ساتھ گزارے دن یاد آرہے تھے۔

اس کے بعد عارف اور اقصیٰ کی دوستی ہو گئی تھی وہ روزانہ پارک میں ملتے۔ڈھیر ساری باتیں کرتے تھے۔

اقصیٰ پارک میں بیٹھی کب سے اس کا انتظار کر رہی تھی مگر وہ ابھی تک نہیں آیا تھا،اقصیٰ نے موبائل نکال کر اسے کال کی مگر جواب ندارد۔وہ موبائل بیگ میں رکھ کر پارک سے باہر نکل آئی۔وہ غصے میں تیز چل رہی تھی جب ٹھٹھک کر رک گئی۔

"میرے راستے سے ہٹو"!اقصیٰ نے اسے اپنے سامنے موجود پا کر غصے میں کہا۔

"سوری یار کچھ کام تھا اس لیے لیٹ ہو گیا۔" عارف نے اس کا ناراضگی بھرا انداز دیکھ کر کہا۔

"اچھا ! کیا میں پوچھ سکتی ہوں؟ ایسا کونسا ضروری کام تھا جو تم نے آنے میں دیر کی، جبکہ تم نے خود ہی مجھے کہا تھا ڈنر ساتھ کریں گے۔ "اقصیٰ نے غصے میں کہا۔

"اچانک کہیں جانا پڑ گیا۔ "عارف نے اتنا کہنے پر اکتفا کیا۔

"ٹھیک ہے۔ میرے راستے سے ہٹو مجھے گھر جانا ہے۔ "اقصیٰ نے اسی لہجے میں کہا۔

"پلیز سمجھنے کی کوشش کرو۔ "عارف نے ایک بار پھر اسے سمجھانا چاہا۔

"اچھا تم کونسا کام کرتے ہو؟ "اقصیٰ نے اسے گھورتے ہوئے پوچھا۔

"اب ایسے تو نہ دیکھو، بندہ ان آنکھوں میں ڈوب جائے گا۔ "عارف نے اس کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔

"میں نے کچھ پوچھا ہے؟ "اقصیٰ نے اپنی آنکھوں کو پھیلاتے ہوئے دوبارہ سے پوچھا۔

"اچھا بتادوں گا،ابھی چلو مجھے بہت بھوک لگ رہی ہے دوپہر سے کچھ کھایا نہیں ہے۔ "

عارف نے بتایا۔

"آخری موقع دے رہی ہوں اس کے بعد اگر ایسا کیا تو میں سچ میں تم سے ناراض ہو جاؤں گی۔ "اقصیٰ نے منہ بسورتے ہوئے کہا۔

"اچھا آؤ پھر تمہیں گھر بھی جانا ہے۔ "عارف نے کار کا دروازہ کھولا۔

اقصیٰ کے بیٹھ جانے کے بعد اس نے کار کا رخ ریستوران کی طرف کر لیا۔

Clubb of Quality Content

)حال(

"آپی پلیز آپ کچھ کریں مجھے یہ شادی نہیں کرنی ہے۔ "اقصیٰ نے روتے ہوئے کہا۔

"اقصیٰ تمہیں پتا بھی ہے ایسا ممکن نہیں۔اور اگر تم نے اب انکار کیا تو بھابھی سچ میں اپنے میکے چلی جائے گی۔ "سویرا نے اس کے سامنے بیٹھتے ہوئے کہا۔

"آپی بھابھی کو سمجھائے، جب میں ان کے بھائی کو پسند نہیں کرتی تو وہ کیوں زبردستی یہ شادی کروانا چاہتی ہیں۔ "اقصیٰ نے اپنے آنسوں صاف کرتے ہوئے کہا۔

"شادی کی تیاریاں شروع ہو چکی ہیں۔ "سویرا نے اپنے دو سالہ بیٹے علی کو اٹھاتے ہوئے کہا جو ابھی نیند سے بیدار ہوا تھا۔

"آپی سمجھنے کی کوشش کریں، میری بھی کچھ فیلنگز ہیں، مجھے اس سے شادی نہیں کرنی ہے۔ "اقصیٰ نے دبے ہوئے انداز میں کہا۔

"جب تمہیں پتا ہے ایسا کچھ نہیں ہونے والا تو فضول میں یہ بحث چھوڑ دو اور اپنی شادی کی تیاریاں کرو۔ "سویرا نے علی کو چپ کرواتے ہوئے تلخ لہجے میں کہا۔

"تو پھر ٹھیک ہے اگر آپ سب کی ضد ہے شادی کروانے کی تو میں بھی آپ سب کا ہی خون ہوں میں یہ شادی ہر گز نہیں ہونے دوں گی۔ "اقصیٰ نے سخت لہجے میں کہا۔

"تمہاری اس بات کا کیا مطلب ہے؟ میں پہلے ہی بتا رہی ہوں کوئی بھی فیصلہ کرنے سے پہلے ہم سب کے بارے میں ضرور سوچنا، پہلے بھی تمہاری اس ضد کی وجہ سے ماما نے تمہیں یہاں بھیجا ہے۔ "سویرا اس کی بات سن کر پریشان ہوتی ہوئی اسے سمجھانے لگی اسے کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا۔

"آپ فکر مت کریں، جیسا آپ سوچ رہی ہیں ایسا کچھ میں ہرگز نہیں کروں گی۔ "اقصیٰ نے اس کی بات کا مطلب سمجھتے ہوئے کہا اور غصے میں کمرے سے باہر نکل گئی۔

اس کی بات پر سویرا پرسکون ہوتی ہوئی بیڈ پر بیٹھ گئی۔

Clubb of Quality Content

****

"میجر عارف! کیا میں اندر آسکتا ہوں؟ "عارف اس وقت آفس میں بیٹھا ہوا تھا جب لیفٹیننٹ عدنان نے اندر آنے کی اجازت طلب کی۔

"یس کم اِن "! عارف نے فائل کھولتے ہوئے کہا۔

"میں آج رات کی ٹکٹ پر اپنے شہر جا رہا ہوں۔ "عدنان کہہ کر خاموش ہو گیا۔

"تو "! عارف نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"تو کیا تم اگلے ہفتے میری شادی پر آؤ گے ؟ "عدنان نے دھیمے لہجے میں اپنی بات کہی، جبکہ اس کی بات سن کر ماضی کے کچھ لمحے اس کے سامنے آئے۔

ان کی ٹریننگ جیسے ہی ختم ہوئی کچھ دن آرام کرنے کے بعد سب کی ڈیوٹی الگ الگ شہروں میں لگائی گئی انہی دنوں عارف کی ڈیوٹی بھی حیدر آباد میں لگ گئی اس کے ساتھ عدنان کی بھی جو ٹریننگ میں اس کے ساتھ تھا۔نئے شہر میں اس کا دل ہر گز نہیں لگ رہا تھا جب ایک دن اداس سا محسوس کرتے وہ عدنان کے ساتھ کینٹ سے کچھ فاصلے پر بنے پارک میں آیا، وہ عدنان سے بات کر رہا تھا جب اچانک اس کی نظر ٹھہر گئی، کالے اور بلو رنگ کے امتزاج کی فراک، اس کے ساتھ سر پر سلیقے سے ڈوپٹہ اوڑھے، بڑی بڑی آنکھیں اس میں ہلکا سا کاجل نمایاں تھا مسکراتی ہوئی آنکھیں، وہ بیس سال کی لڑکی اس کے دل کو اچھی لگی۔

نولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ اس کو دیکھنے میں اس قدر محو تھا کہ عدنان کے بلانے پر اس کی طرف متوجہ بھی نہ ہو سکا۔

"لگتا ہے تمہیں پسند آگئی ہے۔ "عدنان نے اس کے سامنے آکر چھیڑنے کی غرض سے کہا۔

"کیا ہوا؟ "عارف نے ناسمجھی سے اسے دیکھا۔

"میں کہہ رہا ہوں کہ سامنے بیٹھی لڑکی کسی کو پسند آگئی ہے۔ "عدنان نے اپنی مسکراہٹ چھپاتے ہوئے کہا۔

"کس کو؟ "عارف نے بھنویں سکوڑے اسے گھورا۔

"تمہیں اور کسے۔ "عدنان کہتا ہوا وہاں سے نو دو گیارہ ہو گیا جبکہ اس کی بات سمجھ آنے پر وہ عدنان کے پیچھے بھاگا جو کار میں بیٹھ چکا تھا اور کار کو چلا کر آگے بڑھ گیا۔

"رکو "! وہ اسے آگے جاتا دیکھ غصے میں پیچ و تاب کھاتا رہ گیا، اور فون نکال کر اپنے دوست کا نمبر ڈائل کرنے لگا وہ نمبر نکال کر کال کرنے ہی لگا تھا جب اپنے سامنے واپس آتی کار کو دیکھنے لگا۔

"آجاؤ ! میں نے سوچا اپنے دوست کو نئے شہر میں کار کا انتظار کرتے کیسے دیکھوں گا، اس لیے واپس آگیا۔"

عدنان نے ہنستے ہوئے اپنی بات کہی۔

عارف غصے میں اس کی طرف بڑھا ہی تھا جب عدنان اس کے تیور دیکھ کر کار سے باہر نکل آیا۔

"اچھا آئندہ ایسا مذاق نہیں کروں گا۔" عدنان نے عارف کو اپنے پیچھے آتے ہوئے دیکھ کر کہا۔

"ہونا بھی نہیں چاہیے۔" عارف نے اپنے فون پر آتی کال کو دیکھتے ہوئے اپنے قدم وہی پر روک کر کہا۔

"کینٹ چلو، سر نے سب کو اپنے آفس میں بلایا ہے۔"

عارف نے سیریس انداز میں فون پر بات کرنے کے بعد کہا جبکہ اس کی بات سن کر عدنان بھی کار کی طرف بڑھ گیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

****

آج پھر وہ پارک آیا تھا اس لڑکی کو دیکھنے جو کل اسے پہلی ہی نظر میں بھا گئی تھی، وہ پارک میں بنی بینچ پر بیٹھا ہوا اس کا انتظار کر رہا تھا تبھی وہ اپنی دوستوں کے ساتھ آتی دکھائی دی، عارف کا دل چاہا جا کہ اس سے بات کرے لیکن کس حق سے اسے سمجھ نہیں آیا تبھی کچھ دیر وہاں بیٹھا اس کو دیکھتا رہا اور پھر اٹھ کر کینٹ کے راستے چلا گیا۔

اب اس کا معمول بن گیا تھا ہر روز کچھ دیر پارک میں بیٹھ کر اس کو دیکھتے رہنا، اس نے عدنان کو بھی اس کے بارے میں بتا دیا تھا۔ عدنان نے تو اسے فوراً اظہار محبت کرنے کو کہا لیکن اس نے ایسا کرنے سے صاف انکار کر دیا۔

"یار جلدی اظہار کرو، تاکہ تمہاری شادی کی مٹھائی کھائیں۔" عدنان نے مسکراتے ہوئے اسے چھیڑا۔

"میرے بھائی پہلے تمہاری شادی ہوگی۔ "عارف نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے تو لگتا ہے پہلے تمہاری شادی ہوگی آخر کو میری ہونے والی بھابھی جو مل گئی ہے۔ "

عدنان نے آنکھ مارتے ہوئے کہا۔

"چل دیکھتے ہیں کس کی پہلے شادی ہوتی ہے فلحال تو جو کام تمہیں کرنے کے لیے کہا ہے وہ کرو اور میجر افتخار کو رپورٹ دو۔ "عارف کہتے ہوئے اپنے کام کے سلسلے میں باہر کی طرف بڑھ گیا۔

"تو پھر تم آؤ گے؟ "عدنان نے ایک بار پھر سے پوچھا۔

اس کی بات پر وہ حال میں واپس آیا، آج پھر ماضی کی

یاد نے اسے اپنے گھیرے میں لے لیا، وہ گہرا سانس خارج کرتا ہوا اثبات میں سر ہلا گیا۔

"شکریہ یار "! عدنان مسکرا کر کھڑا ہوا اور اس سے بغلگیر ہو کر وہاں سے چلا گیا۔

****

"السلام علیکم "! عارف نے کال اٹینڈ کر کے سلام کیا۔

"وعلیکم السلام! کیسے ہو بیٹا؟ "شائستہ بیگم نے جواب دیتے ہوئے پوچھا۔

"میں ٹھیک ہوں ماما! آپ سنائیں کیسی ہیں؟ گھر میں سب کیسے ہیں؟ "عارف نے اپنے بارے میں بتانے کے بعد سب کے بارے میں پوچھا۔

"سب ٹھیک ہیں، عالیہ بھی بچوں کے ساتھ آئی ہوئی ہے جبکہ تم ہو کہ شہر میں ہوتے ہوئے بھی نہیں آرہے، بچوں نے ضد کی ہوئی ہے تم سے ملنے کی۔ "شائستہ بیگم نے نرم لہجے میں بتایا۔

"ماما دو دن تک تھوڑا کام ہے اس کے بعد بچوں کو بولیں آپ کے ماموں آرہے ہیں۔ " عارف نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ تو بہت خوشی کی بات ہے۔ "شائستہ بیگم نے کہا۔

"ٹھیک ہے تم آجاؤ تو پھر باقی باتیں ہوں گی۔ "شائستہ بیگم نے کچھ دیر باتیں کرنے کے بعد کہا۔

"اوکے بوس "!عارف نے مسکراتے ہوئے کہا اور فون رکھ دیا۔

شائستہ بیگم اور فاروق صاحب کو اللہ نے دو بچوں سے نوازا تھا۔سب سے بڑی عالیہ جس کی شادی فاروق صاحب نے اپنے بھتیجے نعمان سے کروائی تھی عالیہ اور نعمان کے دو بچے تھے پانچ سالہ بیٹی علیزہ اور تین سالہ بیٹا آریان۔

عالیہ کے بعد پچیس سال کا عارف جس نے گریجوئیشن کرنے کے بعد آرمی جوائن کی تھی۔

(حال)

"ماموں!"عارف جیسے ہی گھر کے اندر داخل ہوا لاؤنج میں بیٹھے علیزہ اور آریان بھاگتے ہوئے اس کی طرف آئے۔

"ماموں کی جان۔" عارف نے اپنا بیگ سائیڈ پر رکھ کر ان دونوں کو اٹھاتے ہوئے کہا۔

"ماموں ہم آپ سے ناراض ہیں، آپ اتنے دنوں کے بعد آئے ہیں۔" علیزہ نے اپنے چھوٹے ہاتھ اس کے گال پر رکھتے ہوئے کہا، جبکہ اس کی اس بات پر لاؤنج میں بیٹھی عالیہ اور شائستہ بیگم مسکرا دیں۔

"کوئی بات نہیں آئسکریم کھلا کر یہ ناراضگی دور کر دوں گا۔" عارف نے ان دونوں کو صوفے پر بٹھاتے ہوئے کہا۔

"ماما"! عارف شائستہ بیگم سے ملا اور اس کے بعد عالیہ کی طرف آیا۔

"کیسی ہو عالیہ؟" عارف نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے اس سے پوچھا۔

"میں ٹھیک ہوں، تم سناؤ کیسے ہو؟" عالیہ نے بھی جواباً اُس سے پوچھا۔

"میں بھی ٹھیک ہوں، بابا کہاں ہیں؟ "عارف نے اپنی نظریں چاروں اور گھماتے ہوئے پوچھا۔

"آرام کررہے ہیں۔ "عالیہ نے آریان کو اٹھاتے ہوئے بتایا۔

"میں بابا سے مل کر آتا ہوں۔ "عارف کہتا ہوا فاروق صاحب کے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

****

"آپی مجھے کراچی جانا ہے آخر کب تک میں یہاں پر قیام کروں گی۔ "اقصیٰ نے کچن میں داخل ہوتے ہوئے سویرا سے کہا جو کچن میں سبزی کاٹ رہی تھی۔

"جب تمہاری شادی کی شاپنگ مکمل ہو جائے گی تب تم میرے ساتھ چلنا۔ "سویرا نے سبزی کاٹتے ہوئے کہا۔

"ماما نے بھی بھابھی کی وجہ سے مجھے یہاں بھیج دیا ہے، اپنی سگی اولاد سے بڑھ کر ماما کو بھابھی عزیز ہیں۔ "اقصیٰ نے اپنا غصہ ضبط کرتے ہوئے کہا۔

"جب تک بھابھی اور تمہاری صلح نہیں ہو جاتی تب تک تم یہی پر رہو گی۔ "سویرا نے مسکراتے ہوئے اسے چھیڑا۔

"بھابھی کو میرے ہر کام سے مسلئہ ہوتا ہے، یہ نہ کرو وہ نہ کرو، اور اگر کچھ بول دو تو بھائی بھی ان کی سائیڈ لیتے ہیں۔ "اقصیٰ نے غصہ سے لال ہوتے ہوئے کہا۔

"تم بھی تو جان بوجھ کر ایسی حرکتیں کرتی ہو جو بھابھی کو ناپسند ہیں۔ "سویرا نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"کیونکہ میں چاہتی ہوں وہ اپنے بھائی سے کہیں کہ وہ میرے لیے انکار کرے۔" اس مرتبہ اقصیٰ نے پرسکون ہو کر جواب دیا۔

"یہ صرف تمہاری خام خیالی ہے کہ ایسا کچھ ہوگا، تمہارا رشتہ اب اس سے طے ہو چکا ہے تو اب انکار ناممکن ہے۔"

سویرا نے اسے سمجھایا۔

"جب بھابھی کو میری عادتیں ناپسند ہیں تو پھر رشتہ کیوں کیا؟ مجھے تو لگتا ہے انہوں نے جان بوجھ کر میرا رشتہ کروایا تاکہ شادی کے بعد وہ مجھ سے گن گن کر بدلے لیں لیکن میں بھی اقصیٰ تیمور ہوں، دیکھتی ہوں وہ ایسا کیسے کرتی ہیں۔" اقصیٰ نے سویرا کو اپنی سوچ سے آگاہ کیا۔

"اب ایسی بات بھی نہیں کہ بھابھی ایسا کچھ کریں لیکن تمہیں سمجھانے کا کوئی فائدہ ہی نہیں ہے۔" سویرا نے اس کی بات سن کر اسے گھورتے ہوئے کہا۔

"آپی میں علی کے پاس جا رہی ہوں۔" اقصیٰ نے اس کی بات کو نظرانداز کرتے ہوئے کہا اور کچن سے باہر چلی گئی۔

****

)ماضی(

دسمبر کی بارش والے دن عارف کی اس سے بات ہو گئی اور اگلے دن دوستی، اور اس کے بعد گہری دوستی، عارف کو اس کا ساتھ اچھا لگنے لگا تھا۔

ناولز کلب
Club of Quality Content!

آج اقصیٰ نے عارف سے کہا تھا وہ اس کے ساتھ حیدر آباد کے مشہور مال سے شاپنگ کرنے جائے گی لیکن عارف کو کام کے سلسلے میں اس کے ساتھ جانے کا موقع نہ مل سکا جس کی وجہ سے اقصیٰ اس سے ناراض ہو گئی، وہ کب سے اسے کال کر رہا تھا مگر وہ کال اٹھا ہی نہیں رہی تھی۔

"اقصیٰ پلیز پِک اپ دی کال!" عارف نے اسے میسج کیا۔

وہ کب سے اسے کال اور میسج کر رہا تھا مگر اس طرف سے کوئی ریپلائی نہیں آیا۔

"ٹھیک ہے میں خود ہی آجاتا ہوں۔" عارف نے غصہ ضبط کرتے ہوئے میسج سینڈ کیا۔

"کیا مسلئہ ہے؟" اقصیٰ نے اسے کال کرنے کے بعد غصے میں پوچھا۔

"مجھے تو کوئی مسلئہ نہیں ہے، تم بتاؤ؟" عارف نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم ہنس رہے ہو؟" اقصیٰ نے دانت پیستے ہوئے پوچھا۔

"نہیں تو۔" عارف نے اپنی مسکراہٹ روکتے ہوئے کہا۔

"میرا دل جلا کر تم ہنس رہے ہو۔" اقصیٰ نے غصے میں لفظوں کو چباتے ہوئے کہا۔

"میں نے تو ایسا کچھ نہیں کیا، البتہ اگر تم ابھی میری کال یا میسج کا جواب نہ دیتی تو میرا دل ضرور جل جاتا۔" عارف نے گہرا سانس لیتے ہوئے اسے بتایا اس سے ایک دن بھی بات کئے بغیر اس کا گزارا نہیں تھا۔

"اس لیے آج نہیں آئے۔" اقصیٰ نے منہ بسورتے ہوئے شکوہ کیا۔

"اچانک کام پڑ گیا اس لیے نہیں آسکا۔" عارف نے اس کی ناراضگی دور کرنی چاہی۔

"تمہیں تو روزانہ ہی اچانک کام پڑ جاتا ہے۔" اقصیٰ نے تیکھے لہجے میں کہا جبکہ اس کا اس طرح بات کرنے کا انداز عارف کو بہت برا لگا لیکن وہ اسے کچھ کہہ نہ پایا آخر کو وہ اس سے محبت جو کرتا تھا۔

"سوری یار!" عارف نے بیڈ پر بیٹھتے ہوئے بوجھل انداز میں کہا آج وہ کام کے سلسلے میں دوسرے علاقے گئے تھے جس کی وجہ سے وہ اقصیٰ کے ساتھ شاپنگ پر نہ جا سکا۔

"اٹس اوکے!" اقصیٰ نے اس کا بوجھل انداز دیکھ کر فوراً جواب دیا۔

"اچھا میں بعد میں بات کرتی ہوں، ابھی آپی بلا رہی ہیں۔" اقصیٰ نے سویرا کی آواز سن کر کہا۔

"ٹھیک ہے، میں بعد میں کال کرتا ہوں۔" اس نے کہہ کر کال کاٹی اور آرام کرنے کی غرض سے آنکھیں بند کیں۔

****

"اتنا اچانک کیوں جا رہی ہو؟ "وہ دونوں اس وقت پارک میں بیٹھے ہوئے باتیں کر رہے تھے جب اقصیٰ نے بتایا کہ وہ واپس کراچی جا رہی ہے، اس کی بات سن کر عارف نے اداس لہجے میں پوچھا۔

"اچانک نہیں جا رہی ہوں، میں تو حیدر آباد شہر گھومنے آئی تھی اب واپس تو جانا پڑے گا۔ "اقصیٰ نے مسکراتے ہوئے بتایا۔

"پھر کب آؤ گی؟ "عارف نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"یہ تو نہیں پتا لیکن جب بھی آؤں گی تم سے ضرور ملاقات کروں گی۔ "اقصیٰ نے بینچ سے کھڑے ہو کر کہا۔

"مجھے یاد کرو گی؟ "عارف نے کسی احساس کے تحت پوچھا۔

"ظاہر سی بات ہے تم میرے دوست ہو اور دوستوں کو بھلا کون بھول سکتا ہے۔ "اقصیٰ نے پارک میں ٹہلتے ہوئے کہا جبکہ اس کی بات پر عارف کے چہرے پر مسکراہٹ آئی۔

"چلو آئسکریم کھانے چلتے ہیں۔ "عارف نے کہا۔

اقصیٰ نے بھی اثبات میں سر ہلاتے ہوئے اس کے ساتھ آگے قدم بڑھائے۔

****

"ماموں مجھے چاکلیٹ فلیور آئسکریم کھانی ہے۔ "علیزہ نے اپنے چھوٹے ہاتھ ٹیبل پر رکھتے ہوئے کہا جبکہ اس کی بات پر عارف کو یاد آیا کہ وہ اور اقصیٰ جب بھی آئسکریم کھانے جاتے تھے اقصیٰ بھی اسی طرح ٹیبل پر ہاتھ رکھ کر چاکلیٹ فلیور کی فرمائش کرتی تھی۔

"ٹھیک ہے۔ "عارف نے اپنے خیال کو جھٹکتے ہوئے علیزہ سے کہا وہ اس وقت علیزہ کے کہنے پر ان دونوں کو اپنے ساتھ آئسکریم کھلانے کے لیے لے آیا تھا جب کہ آریان اس کی گود میں بیٹھا ہوا تھا۔

"ماموں ! پھپھو۔ "علیزہ جو آئسکریم کھانے میں مگن تھی جب اچانک نظر سامنے سے آتی وانیہ پر پڑی تو وہ عارف کو اس کی طرف دیکھ کر بتانے لگی۔

"تم یہاں؟ واٹ آ پلیزنٹ سرپرائز "! وانیہ نے علیزہ کو دیکھ کر ان کی طرف آتے ہوئے کہا۔

"کیسی ہو؟ "عارف نے اس کے بیٹھ جانے کے بعد پوچھا۔

"میں ٹھیک ہوں اور تمہیں دیکھ کر بہت زیادہ خوش۔ "وانیہ نے بتایا۔

"تم یہاں کیا کر رہی ہو؟ "عارف نے پوچھا۔وہ کندھے تک آتے بالوں، بلیک کلر کی ڈریس، ڈارک ریڈ لیپسٹک لگائے مسکرا کر اسے دیکھ رہی تھی۔

"میں اپنی فرینڈز کے ساتھ آئی ہوں۔ "وانیہ نے مسکرا کر بتایا۔

"اچھا۔" عارف نے کھڑے ہو کر آریان کو اٹھاتے ہوئے کہا۔

"تم جا رہے ہو؟ کچھ دیر بیٹھ جاتے باتیں کر لیتے۔" وانیہ نے اسے کھڑا ہوتے ہوئے دیکھ کر کہا۔

"بچوں کو نیند آ رہی ہے۔" عارف نے مختصر جواب دیتے ہوئے اپنے قدم باہر کی طرف بڑھا دیے جبکہ اس کے اس انداز کو دیکھ کر وانیہ پیچ و تاب کھاتی رہ گئی اسے کہاں پسند تھا اپنا نظر انداز ہونا۔

****

ایک مہینہ حیدر آباد رہنے کے بعد اقصیٰ واپس کراچی آ گئی تھی، اس کی روزانہ عارف سے بات چیت ہوتی رہتی تھی، ان دونوں کو اب ایک دوسرے سے بات کرنے کی عادت ہو گئی تھی۔

"کام کاج بھی کر لیا کرو سارا دن بیٹھی رہتی ہو۔ "اقصیٰ ٹی وی دیکھنے میں مگن تھی زویا کی آواز سن کر اس کی طرف متوجہ ہوئی۔

"سارے کام ہو گئے ہیں، اب کونسا کام کرنا ہے۔ "اقصیٰ نے بات کا اثر لیے بغیر پر سکون ہو کر جواب دیا۔

"کیا کام کرتی ہو؟ سارا دن تو بیٹھی رہتی ہو، کبھی فون میں لگی ہوئی تو کبھی ٹی وی دیکھنے میں مصروف۔ "زویا نے اس کے آگے آتے ہوئے غصہ میں کہا۔

"ہاں تو آپ بھی آرام کر لیا کریں کس نے منع کیا ہے۔ "اقصیٰ نے ٹی وی آف کر کے صوفے سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"تمہارا بھائی آجائے، بتاتی ہوں انھیں کتنی بد تمیز ہو گئی ہو۔ "زویا نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے غصہ میں کہا۔

Clubb of Quality Content

"بول دیجئے گا۔ "اقصیٰ کہہ کر کمرے میں چلی گئی۔

"پہلے اس کی شادی کرواتے، کم از کم سویرا اس کی طرح بدتمیز تو نہیں تھی۔ "یہ کہتے ہوئے وہ نجمہ بیگم کے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

نجمہ بیگم اور تیمور صاحب کے تین بچے تھے، سب سے بڑا بیٹا ارسلان جس کی شادی انہوں نے اپنے بھائی کی بیٹی زویا سے کراوئی، ارسلان اور زویا کو اللہ نے ایک بیٹی سے نوازا جس کا نام انہوں نے زینب رکھا۔

ارسلان کے بعد سویرا جس کی شادی انہوں نے اپنی بہن کے بیٹے ذیشان سے کروائی جو کہ آرمی میں تھا، وہ دونوں اپنے بیٹے علی کے ساتھ حیدرآباد کینٹ میں رہائش پذیر تھے۔ سویرا کے بعد اقصیٰ جو بی ایس سی کر رہی تھی۔

Clubb of Quality Content

"عارف مجھے تم سے بات کرنی ہے۔ "عالیہ نے عارف کے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔"

"جی بولیں "!عارف نے اپنا موبائل سائیڈ ٹیبل پر رکھتے ہوئے کہا۔

"عارف، ہم چاہتے ہیں کہ اب تمہاری شادی کر دیں،اور ہم نے لڑکی بھی ڈھونڈلی ہے۔ " عالیہ نے بیڈ پر بیٹھتے ہوئے بتایا۔

"اچھا کونسی لڑکی ڈھونڈی ہے؟ "عارف نے سمجھا وہ مذاق کر رہی ہے تبھی مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"وانیہ "عالیہ نے خوش ہوتے ہوئے بتایا۔

"کیا کہہ رہی ہیں؟ وانیہ! اس سے میں شادی ہر گز نہیں کروں گا۔ "عارف نے وانیہ کے بارے میں سوچتے ہوئے کہا اسے نک چڑھی سی وانیہ بلکل بھی پسند نہیں تھی۔

"کیوں کیا برائی ہے اس میں؟ پڑھی لکھی اور خوبصورت ہے۔ "اس مرتبہ عالیہ نے سیریس انداز میں پوچھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"مجھے وہ ہرگز بھی پسند نہیں ہے، میں اس سے شادی نہیں کروں گا۔ "عارف نے بیڈ سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"جلدی نہیں ہے، تم آرام سے سوچ کر جواب دینا۔ "عالیہ نے اس کا موڈ دیکھ کر بیڈ سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ابھی میرا شادی کرنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔ "عارف نے اسے بتایا۔

"اب تمہاری شادی کی عمر ہو گئی ہے، ماما سارا دن گھر میں اکیلی ہوتی ہیں کچھ ان کے بارے میں ہی سوچ لو۔ "عالیہ نے اس کے سامنے آتے ہوئے کہا۔

"اگر آپ نے اور ماما نے شادی کروانے کا فیصلہ کیا ہے تو کوئی اور لڑکی دیکھ لیں میں وانیہ سے شادی نہیں کروں گا۔ "عارف نے دوٹوک بات کی۔

"ماما "! آریان کمرے کے اندر داخل ہو کر عالیہ کے پاس آیا۔

"کیا ہوا میرے بیٹے کو؟ "عالیہ نے آریان کو اٹھاتے ہوئے پوچھا جو نیند سے بیدار ہو کر اس کے پاس آیا تھا۔

"بھوک لگی ہے؟ "آریان نے منہ بناتے ہوئے بتایا۔

"عارف میں بعد میں بات کروں گی۔ "عالیہ کہہ کر آریان کو اٹھائے کمرے سے باہر چلی گئی۔

جبکہ عارف اپنا سر دونوں ہاتھوں میں تھامے بیڈ پر بیٹھ گیا۔"کاش تم میری محبت کا جواب اسی انداز میں دیتی جس انداز میں، میں چاہتا تھا۔ لیکن تم نے تو فقط مجھے دوست سمجھا تھا، میں نے ہی اس دوستی کو محبت سمجھ لیا،اور آج اس یکطرفہ محبت کی آگ میں جل رہا ہوں۔"وہ کہتا ہوا خود پر قابو پا گیا۔

****

"اقصیٰ "!وہ جو صفائی کرنے میں مصروف تھی، سویرا

کی آواز سن کر اس کی طرف متوجہ ہوئی۔

"جی آپی۔"اس نے سویرا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"تم یہ کام چھوڑو اور جا کر اپنی پیکنگ کرو۔"سویرا نے کہا۔

"کیا ہوا آپی؟ سب خیریت ہے؟"اقصیٰ نے پریشان کن لہجے میں پوچھا۔

"ہاں سب خیریت ہے بس بابا کی طبیعت ٹھیک نہیں اس لیے ماما نے کہا ہے کراچی آجاؤ، بابا ہم دونوں کو یاد کر رہے ہیں۔"سویرا نے اداس ہوتے ہوئے بتایا۔

"کیا ہوا ہے بابا کو؟ "اقصیٰ نے پریشان ہو کر پوچھا۔

"کچھ نہیں، بس اچانک طبیعت خراب ہو گئی تھی۔ "سویرا نے بتایا۔

"آپ ابھی بتا رہی ہیں؟ میں بابا کو کال کر کے آتی ہوں۔ "اقصیٰ پریشان ہوتی ہوئی بڑبڑانے لگی۔

"یہ لو پانی پیو، بابا بلکل ٹھیک ہیں کل ان کی طبیعت خراب ہوئی تھی، ارسلان بھائی نے بتایا اب بابا بلکل ٹھیک ہیں۔ "سویرا نے اسے پانی کا گلاس دیتے ہوئے بتایا۔

"ٹھیک ہے میں بابا سے بات کرلوں۔ "اقصیٰ نے پانی پینے کے بعد کہا جبکہ سویرا نے اس کی بات پر اثبات میں سر ہلایا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

****

(ماضی)

اقصیٰ واپس کراچی آئی تو انہی دنوں اس کے رشتے کی بات چلنے لگی، پہلے تو اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا لیکن ایک دن جب وہ کمرے میں بیٹھی پڑھ رہی تھی جب نجمہ بیگم اور زویا اس کے کمرے میں داخل ہوئیں۔

"کیا کر رہی ہو؟" زویا نے پوچھا۔

"بھابھی پڑھ رہی ہوں۔" اقصیٰ نے منہ بناتے ہوئے بتایا۔

"ہمیں تم سے بات کرنی ہے۔" نجمہ بیگم نے اس کے منہ کے زاویے دیکھتے ہوئے کہا۔

"جی ماما۔" اقصیٰ نے اپنی کتابیں بند کرتے ہوئے کہا۔

"اقصیٰ آپ کے لیے ریحان کا رشتہ آیا ہے اور ہمیں ریحان پسند ہے، آپ بتاؤ ہم رشتے کے لیے ہاں کر دیں۔" نجمہ بیگم نے اپنی بات کہہ کر اس کی طرف دیکھا۔

"ماما! آپ یہ کیا کہہ رہی ہیں؟ مجھے ریحان سے شادی نہیں کرنی ہے؟ آپ نے دیکھا ہے وہ ہمیشہ غصے میں رہتا ہے مجھے بلکل بھی پسند نہیں ہے۔" اقصیٰ نے زویا کا لحاظ کئے بنا نجمہ بیگم سے کہا جبکہ اپنے بھائی کے بارے میں یہ سن کر زویا اسے گھورنے لگی۔

"ایسا نہیں کہتے ہیں، ریحان اچھا لڑکا ہے اچھی جاب کرتا ہے، آپ کو ہمیشہ خوش رکھے گا۔" نجمہ بیگم نے اسے سمجھانا چاہا۔

"ماما مجھے ریحان سے شادی نہیں کرنی ہے۔" اقصیٰ نے صاف انکار کیا۔

"کیوں کیا خامی ہے میرے بھائی میں؟" زویا نے بیڈ سے اٹھ کر غصے میں پوچھا۔

"ایسا تو میں نے نہیں کہا لیکن مجھے ریحان پسند نہیں ہے۔" اقصیٰ نے جواباً سکون سے کہا۔

"تو پھر کوئی اور پسند ہے تمہیں؟" زویا نے مشکوک نظروں سے دیکھتے ہوئے اس سے پوچھا۔

"ایسی کوئی بات نہیں ہے۔" اقصیٰ نے اسے اپنی طرف دیکھتے پا کر گڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"یہی تو بات ہے اس لیے میرے بھائی کے لیے تم انکار کر رہی ہو، اگر ایسی بات ہے تو میں ماما کے گھر چلی جاؤں گی۔" زویا نے غصے میں کہا اور کمرے سے باہر چلی گئی۔

"کیا ضرورت تھی اتنا سب کچھ بولنے کی، اسے ناراض کر دیا۔" نجمہ بیگم نے سمجھا وہ مذاق کر رہی ہے تبھی بیڈ سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ماما میں نے بلکل ٹھیک کہا ہے، مجھے ان کا بھائی پسند نہیں ہے تو میں کیوں شادی کروں۔ "
اقصیٰ نے اٹل لہجے میں اپنی بات کہی۔

"یہ کیا کہہ رہی ہو تم؟ تیمور اور ارسلان نے تمہاری یہ بات سنی تو تمہیں جان سے مار ڈالیں گے۔ " نجمہ بیگم نے اس کا سیریس انداز دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں کونسا غلط کہہ رہی ہوں۔ "اس نے منہ بسورتے ہوئے کہا۔

"خدا کا واسطہ ہے ایسا کچھ مت بولو۔ تیمور اور ارسلان نے اس رشتے کے لیے حامی بھر لی ہے میں صرف یہی بتانے آئی تھی۔ "انہوں نے کہا۔

"ماما یہ کیا بات ہوئی، بابا اور بھائی نے مجھ سے پوچھا بھی نہیں۔ "اقصیٰ نے کھڑے ہوتے ہوئے غصے میں کہا۔

"تمہیں پتا ہے ناں ہماری طرف لڑکیوں سے کچھ پوچھا نہیں جاتا بس ان کی شادی کروائی جاتی ہے۔ " نجمہ بیگم نے اسے حقیقت سے آشنا کروایا۔

"لیکن ماما مجھے یہ حق ہے کہ میں اپنی پسند یا ناپسند بتا سکوں، سویرا آپی سے بھی آپ سب نے کچھ پوچھا نہیں تھا فوراً رشتہ کیا اور پھر شادی کروادی لیکن میں اقصیٰ تیمور ہوں ! میں یہ نہیں ہونے دوں گی۔ "اس نے اپنا غصہ ضبط کرتے ہوئے کہا۔

"ایسا کچھ ہرگز نہیں ہوگا، اب اس بات کو یہی پر ختم کردو، تیمور اور ارسلان کے سامنے ایسا کچھ مت بولنا اور رہی بات سویرا کی تو اس کا رشتہ کر کے ہم بہت مطمئن ہیں ذیشان نے اسے بہت خوش رکھا ہے۔ "نجمہ بیگم نے اس کی بات سن کر غصے میں کہا۔

"ماما لیکن۔"

"لیکن ویکن کچھ نہیں اب میں تمہارے منہ سے یہ سب باتیں نہ سنوں۔ "وہ ابھی کچھ کہتی اس سے پہلے ہی نجمہ بیگم نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا اور کمرے سے باہر چلی گئیں۔

"اگر ایسی بات ہے تو میں بھی اقصیٰ تیمور ہوں، میں یہ شادی ہرگز نہیں کروں گی۔ "اس نے ضدی لہجے میں کہا اور بیڈ پر بیٹھ کر دوبارہ سے پڑھنے لگی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

****

اس بات کے بعد زویا اور اس کے درمیان چھوٹی باتوں پر جھگڑا ہوتا، اقصیٰ بھی اسے غصہ ہوتا دیکھ کر اور تنگ کرتی اور جان بوجھ کر ایسی بات ضرور کہتی جس سے زویا کو غصہ آئے۔

انہی دنوں زویا نے ارسلان سے بات کر کے ریحان والوں سے منگنی کرنے کا کہا۔

یہ بات جب اقصیٰ کو پتا چلی وہ نجمہ بیگم کے پاس گئی لیکن انہوں نے صاف کہہ دیا کہ اب یہ رشتہ طے ہو چکا ہے اب انکار نہیں ہو سکتا۔

وہ پریشان سی کب سے کمرے میں ٹہل رہی تھی جب اس کے موبائل کی بپ بجی، اس نے موبائل اٹھا کر دیکھا تو

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

Arif Calling..

لکھا آرہا تھا، اس نے بے دلی سے کال اٹینڈ کی۔

"کیسی ہو؟" عارف نے سلام کرنے کے بعد پوچھا۔

"ٹھیک ہوں۔" اقصیٰ نے اکتائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"لگ تو نہیں رہا تم ٹھیک ہو۔"

Is everything ok?

(کیا سب کچھ ٹھیک ہے؟)

عارف نے اس کا بات کرنے کا انداز نوٹ کرتے ہوئے پوچھا۔

"سب ٹھیک ہے میں تم سے بعد میں بات کرتی ہوں۔"

اقصیٰ نے کہتے ہوئے کال کاٹی اور دونوں ہاتھوں میں منہ چھپائے رونے لگی اسے خود سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کیوں رو رہی ہے۔

****

ایسے ہی دن گزر رہے تھے اور اس کے ساتھ اس کے جذبات بھی بدل رہے تھے۔اس کا اور زویا کا ہر روز جھگڑا ہونے لگا تھا۔اسے ریحان سے شادی نہیں کرنی تھی جس کے بارے میں سوچ کر وہ چڑ چڑی سی ہونے لگی۔

اتوار کا دن تھا اقصیٰ چائے بنا کر لاؤنج میں بیٹھی ہی تھی جب زویا بھی لاؤنج میں آئی۔

"یہ لو ریحان نے تمہارے لیے منگنی کا سوٹ بھیجا ہے،دیکھو کیسا ہے؟"زویا نے اس کے سامنے سوٹ رکھتے ہوئے کہا۔

"اپنے بھائی کو بولیں اپنا سوٹ اپنے پاس رکھے مجھے نہیں چاہیے۔"اقصیٰ نے چائے کا کپ ٹیبل پر رکھتے ہوئے غصہ میں کہا۔

"اپنی ہونے والی منگیتر کے لیے لایا ہے،رکھنے کے لیے تھوڑی لایا ہے جو اپنے پاس رکھے۔" زویا نے دل جلانے والی مسکراہٹ سے کہا۔

Clubb of Quality Content

"مجھے غصہ مت دلائیں کہ میں یہ کپڑے باہر پھینک آؤں۔اس لیے اپنے بھائی کو واپس کر دیں۔ "وہ جو پہلے سے ہی غصہ میں بیٹھی تھی زور سے بولی۔

"یہ کیا بد تمیزی ہے؟میں سب کو بتاتی ہوں،جب یہ دل میں کسی اور کو بسائے بیٹھی ہے تو میرے بھائی کی زندگی کیوں خراب ہو؟ "زویا نے جان بوجھ کر چیختے ہوئے بلند آواز میں کہا۔

"کیا ہو گیا ہے؟کیوں اتنا چیخ رہی ہو؟ "ارسلان نے کمرے سے باہر نکلتے ہوئے پوچھا۔

"اپنی بہن سے پوچھیں ذرا،یہ مادام کسی اور کو چاہتی ہے اور اب مجھے کہہ رہی ہے کہ میں ریحان کو بولوں وہ اس رشتے سے انکار کرے تاکہ اس کا راستہ صاف ہو۔ "زویا نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے جھوٹ بولا۔

"میں نے ایسا کچھ نہیں کہا، جھوٹ کیوں بول رہی ہیں؟ "اقصیٰ نے اس کی بات سن کر چیختے ہوئے کہا تبھی نجمہ بیگم اور تیمور صاحب بھی وہاں آئے۔

"تم نے ہی کچھ دیر پہلے کہا اب مان نہیں رہی ہو۔ "زویا نے آہستہ آواز میں کہا۔

"آپ بار بار مجھ پر جھوٹ بول رہی ہیں۔ "اقصیٰ نے اس کے سامنے آتے ہوئے نم لہجے میں کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ارسلان، بابا دیکھ لیں میں اس سے بڑی ہوں اور یہ مجھ سے کس لہجے میں بات کر رہی ہے۔ "زویا نے اپنی آنکھوں میں آنسوں لاتے ہوئے کہا۔

"اقصیٰ ! کیا جو کچھ زویا بول رہی ہے وہ حقیقت ہے؟ "ارسلان نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"بھائی میں نے صرف یہ کہا ہے کہ مجھے ریحان سے شادی نہیں کرنی ہے باقی سب بھابھی اپنی طرف سے بول رہی ہیں۔ "اقصیٰ نے روتے ہوئے کہا۔

"تم نے یہ سب کہا ہے۔ "زویا بھابھی نے سب کو اپنی طرف دیکھتے پایا تو دوبارہ سے کہا۔

"جھوٹ مت بولیں۔ "اقصیٰ نے چلاتے ہوئے کہا۔

"اپنی حد میں رہو۔ "ارسلان نے اس کے پاس آکر زور سے کہا۔

"تو آپ بھی اپنی بیوی کو سمجھائیں مجھ پر الزام مت لگائے۔ "اس نے بھی جواباً اسی لہجے میں کہا۔

"تم۔ "وہ ابھی اس پر ہاتھ اٹھاتا اس سے پہلے ہی نجمہ بیگم نے اقصیٰ کے آگے آتے ہوئے ارسلان کو روکا۔

"ماما۔ سمجھالیں اسے، اگر میں نے اس کے بارے میں کوئی ایسی بات سنی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا۔ "ارسلان نے غصے میں کہا اور تیمور صاحب کو اپنے ساتھ کمرے میں لے گیا۔

"مجھے یہ شادی نہیں کرنی ہے۔ "اقصیٰ نے روتے ہوئے کہا۔

"اقصیٰ چپ ہو جاؤ۔ "نجمہ بیگم نے کہا۔

"آپ نے دیکھا؟ بھابھی نے مجھ پر جھوٹ بولا۔ "اس نے اپنے آنسوں صاف کرتے ہوئے کہا۔

"تو تم سے کس نے کہا تم ریحان کے بارے میں اس کے سامنے برائیاں کرو اپنی ضد چھوڑ دو۔ "نجمہ بیگم نے وہاں سے اٹھتے ہوئے کہا۔ جبکہ اس مرتبہ وہ بھی خاموش ہو گئی۔

****

انہی دنوں سویرا اماں بننے والی تھی اس کی طبیعت خراب تھی، گھر میں گہری خاموشی چھائی ہوئی تھی نجمہ بیگم نے تیمور صاحب سے بات کر کے اقصیٰ کو وہاں بھیجنے کا کہا، تیمور صاحب مان گئے تو نجمہ بیگم اور اقصیٰ حیدر آباد کے لیے روانہ ہوئیں، نجمہ بیگم کچھ دن وہاں رہنے کے بعد واپس آ گئیں جبکہ اقصیٰ وہی پر تھی۔

کافی دنوں سے اس کی عارف سے بات نہیں ہوئی تھی اس دن وہ گھر کا کام کاج کرنے کے بعد بیٹھی ہوئی تھی جب عارف کی کال آئی، اتنے دن بات نہ کرنے پر عارف نے اس سے شکوہ کیا اس نے بھی عارف کا شکوہ سن کر اسے بتایا کہ وہ حیدر آباد آئی ہوئی ہے، ایک سال بعد پھر سے دسمبر میں وہ وہاں آئی ہے یہ سن کر عارف کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ ہی نہیں رہا، اس نے اقصیٰ سے ملاقات کا کہا تو اقصیٰ نے کچھ دن بعد ملنے کا کہا۔

(ماضی)

عارف اسے روز کہتا تھا آج ملنے کے لیے آجاؤ مگر وہ سویرا کی طبیعت کی وجہ سے انکار کر دیتی۔

اس کے فون پر کال آرہی تھی اس نے رسیو کی۔

"اقصیٰ آجاؤ پلیز! تمہیں یاد ہے جب میں نے تم سے پہلی بار بات کی تھی تب بھی دسمبر تھا آج بھی دسمبر کا حسین موسم ہے، بارش ہونے والی ہے، مجھے تم سے کچھ کہنا ہے۔" اس نے جیسے ہی کال اٹھائی عارف نے کہا۔

"بارش ہونے والی ہے آپی نہیں آنے دیں گی۔" اقصیٰ نے کھڑکی سے باہر دیکھتے ہوئے کہا۔

Clubb of Quality Content

"تم انہیں کسی بھی طرح منالو، مجھے تم سے بہت ضروری بات کرنی ہے۔ "عارف نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اچھا میں کوشش کرتی ہوں۔ "اقصیٰ نے سویرے کے کمرے کی طرف جاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے پھر تم پارک میں آجانا۔ "عارف نے خوش ہوتے ہوئے کہااور بعد میں بات کرنے کا کہہ کر کال کاٹ گیا۔

****

ایک سال بعد آج پھر دسمبر کی بارش ہو رہی تھی،

اس دسمبر سے اب اس کی یادیں جڑ گئی تھیں۔اس کے لیے سب سے خوشگوار لمحہ اپنی پہلی بار اقصیٰ سے بارش والے دن کی گئی بات تھی اور آج پھر اندھیرا چھایا ہوا تھا، ہلکی ہلکی بارش ہونا شروع ہو چکی تھی لیکن ناجانے کیوں اسے آج دن اداس سا محسوس ہو رہا تھا۔وہ بینچ پر بیٹھا ہوا کب سے اس کا انتظار کر رہا تھا۔

وہ کالے رنگ کا سوٹ پہنے، دسمبر کی ٹھنڈی یخ بستہ ہواؤں میں کپکپاتی ہوئی آئی تو عارف بینچ سے کھڑے ہو کر چھتری اس کے پاس لے آیا۔

"تم اتنی سردی میں ایسے ہی آگئی؟ "عارف نے اسے چھتری کے بغیر دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں جلدی بولو کیا بات کرنی ہے؟ "اقصیٰ نے کہا۔

ناول کلب
Clubb of Quality Content

"کچھ زیادہ ہی جلدی نہیں ہے تمہیں؟ "عارف نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"ظاہر سی بات ہے مجھے گھر بھی جانا ہے۔ "اقصیٰ نے اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے کہا بارش اب برسنا شروع ہو چکی تھی۔

"کہتے ہیں پہلی نظر میں کی جانے والی محبت پہلی اور آخری محبت ہوتی ہے، تمہیں پتا ہے میں نے جب تمہیں پارک میں پہلی مرتبہ دیکھا تھا میرا دل بے قابو سا ہو گیا تھا اور اس نے تمہارے لیے دھڑکنا شروع کیا۔اس کے بعد یہ محبت بڑھتی گئی۔میں تمہیں روزانہ دیکھنے آتا،اور دسمبر کی بارش والی اس شام میری تم سے بات ہو گئی،آج پھر دسمبر ہے، بارش والی شام ہے اب مجھے اس دسمبر سے پیار ہو گیا ہے جو میرے لیے خوشی کا باعث بنتا ہے، میں تم سے محبت کرتا ہوں کیا تم مجھ سے شادی کرو گی؟ "عارف نے ساری بات بتا دینے کے بعد اس سے پوچھا۔

"عارف آر یو سیریس؟ بہت اچھا مذاق کرتے ہو۔ "اقصیٰ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں مذاق نہیں کر رہا، یہ سب حقیقت ہے۔ "عارف نے کہا۔

"عارف تم مجھ سے محبت کرتے ہو، میں نے تو تمہیں فقط اپنا دوست سمجھا ہے لیکن تم نے تو محبت کر لی۔ صحیح کہتے ہیں سارے لڑکے ایک جیسے ہوتے ہیں دوستی کر لو تو جلد ہی انھیں محبت ہو جاتی ہے۔ "اقصیٰ نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔

"تم مذاق کر رہی ہو ناں؟ تم بھی مجھ سے محبت کرتی ہو؟ "عارف نے کہا۔

"مذاق میں نہیں تم کر رہے ہو، میں نے ہمیشہ تمہیں اپنا دوست سمجھا ہے اس سے آگے کچھ بھی نہیں۔ "اقصیٰ نے کہا اسے اچانک ریحان کے رشتے والی بات اور ارسلان کی دی گئی

دھمکی یاد آئی تھی اگر اس نے عارف کو ہاں کر دی تو آگے اس کے لیے بہت سی مشکلات ہو تیں۔

"اقصیٰ ! میں تم سے محبت کرتا ہوں دوسرے لڑکوں سے موازنہ کر کے تم میری محبت کا مذاق بنا رہی ہو، تم مجھ سے شادی کر لو میں ہمیشہ تمہیں خوش رکھوں گا۔ "عارف نے کہا۔

"تم مجھ سے محبت کرتے ہو میں نہیں، تم ہمیشہ میرے دوست رہو گے۔ "یہ کہہ کر اقصیٰ وہاں سے جانے لگی جب عارف نے اسے روکا۔

"ایسا مت کرو۔ "عارف نے نم آواز میں اسے روکتے ہوئے کہا۔

لیکن وہ اس کی طرف رخ کیے بنا چلی گئی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اس کے جانے کے بعد وہ نیچے بیٹھ گیا، بارش برس رہی تھی اس کے ساتھ اس کی آنکھوں سے آنسوں بھی بہہ رہے تھے، اس نے یہ بلکل بھی نہیں سوچا تھا کہ اس کی محبت کو ٹھکرایا جائے گا، دسمبر کی اس شام اقصیٰ وہاں سے جاچکی تھی لیکن وہ وہاں بیٹھا رورہا تھا۔

دسمبر کی یہ بارش اس کے لیے واقع ہی اداس ثابت ہوئی تھی، کچھ دیر وہاں بیٹھے رہنے کے بعد وہ وہاں سے چلا گیا۔

اقصیٰ نے اس سے رابطہ منقطع کر لیا تھا اس کے بعد عارف نے اپنا ٹرانسفر کراچی میں کروادیا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

****

اقصیٰ اس دن کے بعد اداس رہنے لگی تھی اسے عارف کا اظہار اور اپنا انکار یاد آجاتا، علی کے پیدا ہونے کے بعد وہ واپس کراچی چلی گئی تھی۔

****

اس نے اپنے اوپر خاموشی کا خول چڑھا لیا تھا زویا کے ساتھ بھی اب کم بات کرتی تھی، ایسے ہی دن گزر رہے تھے جب گھر میں اس کی شادی کی بات ہونے لگی اس نے نجمہ بیگم اور تیمور صاحب سے کہا وہ ابھی شادی نہیں کرنا چاہتی لیکن وہ دونوں ارسلان کی وجہ سے اسے سمجھانے لگے۔

تبھی ایک دن وہ کام کر رہی تھی جب زویا نے بتایا ریحان اسے شاپنگ کروانے کے لیے لینے آرہا ہے۔

"اپنے بھائی کو بتا دیں مجھے نہیں جانا۔" اقصیٰ نے صاف انکار کرتے ہوئے کہا۔

"یہ تم ہر بات پر اپنے بھائی مت بولا کرو، وہ تمہارا منگیتر اور ہونے والا شوہر ہے سمجھی۔ "

زویا نے اسے ڈپٹتے ہوئے کہا۔

"میں نے تو اسے کبھی اپنا منگیتر نہیں سمجھا ہے۔"

اقصیٰ نے آج اسی انداز میں بات کی جس میں پہلے کرتی تھی۔

"اتنا غرور کس بات پر ہے تمہیں؟ ابھی دیکھنا تم۔ "زویا نے کہتے ہوئے ارسلان کو آواز لگائی۔

"کیا ہوا ہے؟ "ارسلان نے کمرے سے باہر آکر زویا کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"اپنی بہن سے پوچھو؟ کہہ رہی ہے میں اس کا ساتھ دوں اور ریحان کو منع کروں کہ وہ اس شادی سے انکار کردے۔ "زویا نے اس پر الزام لگایا۔

"بھائی آپ کی بیوی بلکل ٹھیک کہہ رہی ہے میں ان کے بھائی سے شادی نہیں کرنا چاہتی لیکن جھوٹ بھی بول رہی ہیں میں نے ان سے ساتھ دینے کا نہیں کہا ہے اگر بھابھی اتنا جھوٹ بولتی ہیں پھر شادی کے بعد ان کے بھائی تو اس سے زیادہ مجھ پر جھوٹ بولیں گے۔ "اقصیٰ ابھی کہہ ہی رہی تھی جب ارسلان نے اس کی بات بیچ میں کاٹی۔

"تم شادی کے عین وقت انکار کرنے کا سوچ رہی ہو؟ "ارسلان غصے میں چیخ اٹھا تھا۔

"ارسلان ہم اسے سمجھا دیں گے۔"زویا نے اقصیٰ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

وہ حیران نظروں سے اپنے بھائی کو دیکھ رہی تھی جو ہمیشہ ان سے پیار سے بات کرتا تھا اور آج اپنی بیوی کے کہنے پر اس پر غصہ کر رہا تھا۔ یہ سب سوچ کر وہ روتی ہوئی اپنے کمرے میں چلی گئی۔

"اسے سمجھا دو۔" ارسلان کہہ کر کمرے کی جانب بڑھ گیا۔

****

زویا نے یہ بات نجمہ بیگم کو بتائی تو نجمہ بیگم نے سویرے سے کہا وہ اسے سمجھائے۔

سویرا کچھ دنوں بعد کراچی آئی، تیمور صاحب سے یہ بات چھپائی گئی تھی لیکن گھر میں ہوتے حالات سے وہ واقف تھے، سب لاؤنج میں بیٹھے ہوئے باتیں کر رہے تھے اقصیٰ بھی وہاں اداس بیٹھی ہوئی تھی، تیمور صاحب نے اس کی طرف دیکھا تو انھیں اپنے کئے گئے فیصلے پر پچھتاوا ہونے لگا، کوئی بھی ماں باپ اپنی اولاد کو اداس نہیں دیکھ سکتا، تبھی اچانک انہوں نے اپنے دل پر ہاتھ رکھا۔

"کیا ہوا بابا؟ "ارسلان جوان کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا تیمور صاحب سے پوچھا۔

تبھی اچانک وہ دل پر ہاتھ رکھ گئے،ارسلان کو سمجھنے میں کچھ دیر لگی تھی وہ نجمہ بیگم اور زویا سے باہر آنے کا کہتا ہوا تیمور صاحب کو اٹھائے باہر کی طرف چلا گیا۔اقصیٰ اور سویرے بھی اس کے پیچھے بھاگیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ارسلان کو ڈاکٹر نے بتایا کہ تیمور صاحب کو ہارٹ

اٹیک آیا ہے اس نے سب کو بتایا۔

تیمور صاحب کی طبیعت کی وجہ سے اس نے سب کو گھر کا ماحول ٹھیک رکھنے کا کہا۔

سویرے نے اقصیٰ کا زرد پڑتا چہرہ دیکھ کر اسے حیدر آباد چلنے کا کہا اس نے بھی فوراً حامی بھر لی سوچا عارف سے بات کرے گی، اسے وہاں رہتے کافی دن ہو گئے تھے تیمور صاحب کی طبیعت بھی اب کافی بہتر تھی اور پھر سے گھر میں شادی کی تیاریاں شروع ہونے لگیں۔

تبھی ایک بار پھر تیمور صاحب کی طبیعت بگڑ گئی اور اب وہ کراچی جا رہے تھے۔

(حال)

"آپ لوگ سامنے بیٹھیں، میں کچھ دیر میں آتا ہوں۔" وہ جیسے ہی کراچی اسٹیشن پر اترے ذیشان نے انھیں بیٹھنے کا کہا۔

"جلدی آنا علی کب سے رو رہا ہے؟" سویرا نے علی کو چپ کرواتے ہوئے کہا۔

"دوست سے ملاقات کرنی ہے۔" ذیشان نے کال اٹینڈ کرتے ہوئے کہا اور وہاں سے چلا گیا۔

اقصیٰ اپنے خیالوں میں گم تھی جب سامنے اس پر نظر پڑی تو وہ اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔ہاں وہ ویسا ہی تھا پانچ فٹ آٹھ انچ قد،ماتھے پر آتے بال، براؤن رنگت، کالے رنگ کے سوٹ میں وہ اسے آج پہلے سے زیادہ خوبصورت لگا، وہ اسے دیکھتی اس کی طرف گئی۔

"عارف "! وہ جو اپنے دوست سے ملنے آیا تھا اپنے نام کی پکار سن کر اس کی طرف اپنا رخ کیا۔

"اقصیٰ "! اس کے ہونٹوں سے بے ساختہ اس کا نام نکلا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"عارف ! سوری۔ "اقصیٰ نے اسے دیکھتے ہوئے نم لہجے میں کہا۔

اسے دیکھتے ہی ماضی کی وہ یادیں اس کے سامنے آئیں وہ وہاں سے جانے لگا جب اقصیٰ نے اسے روکا۔

اس نے اقصیٰ کی طرف شکوہ کرتی ہوئی نظروں سے دیکھا۔

"تم بھول گئے کیا ہم اچھے دوست بھی تھے؟"اس نے کہا۔

"دوست تھے ! اب نہیں ہیں۔ "عارف نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اس کی مسکراتی آنکھیں آج اداس تھیں۔

"اب تک ناراض ہو؟ "اقصیٰ نے اسے جاتے ہوئے دیکھ کر پوچھا۔

"ناراض اپنوں سے ہوا جاتا ہے۔ "وہ کہہ کر چلا گیا جبکہ وہ وہیں کھڑی اسے جاتے ہوئے دیکھتی رہی اس کی آنکھوں سے تواتر آنسو بہہ رہے تھے۔

"چلیں۔ "سویرا نے کہا تو وہ اپنے آنسو صاف کرتی ہوئی اس کی طرف پلٹ گئی۔

"یہ میجر عارف احمد ہے، حیدر آباد میں ہم دونوں کی ڈیوٹی ایک ساتھ تھی۔ "اقصیٰ سویرے کے ساتھ جیسے ہی ذیشان کی طرف آئی اس نے ان دونوں کو دیکھتے ہوئے بتایا۔

"میجر "! اقصیٰ اس کی طرف دیکھتے ہوئے بڑبڑانے لگی، عارف نے اسے اس بارے میں کبھی بھی نہیں بتایا تھا۔

"السلام علیکم "! عارف نے ان دونوں کی طرف دیکھتے ہوئے سلام کیا۔

"وعلیکم السلام "! سویرا اسے جواب دے کر علی کی طرف متوجہ ہوئی جو ذیشان کے پاس جانے کی ضد کر رہا تھا۔

"آپ ہمارے گھر آیئے گا، میری بہن کی شادی ہونے والی ہے۔ "سویرے نے مسکرا کر عارف سے کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"جی ضرور آئوں گا۔ "عارف اس کی بات سن کر پہلے تو چونک گیا لیکن پھر مسکراتے ہوئے اقصیٰ کی طرف دیکھ کر کہا۔

"ہم چلتے ہیں دوبارہ ملاقات ہو گی۔ "ذیشان اسے کہتا ہوا سویرا اور اقصیٰ کی طرف چلا گیا جواب ان سے تھوڑا آگے ہو کر کھڑی ہو گئی تھیں۔

"اگر اقصیٰ کی شادی ہونے والی ہے تو وہ معافی کیوں مانگ رہی تھی؟ "اسے جاتے ہوئے دیکھ کر عارف وہی کھڑا اس کے کچھ دیر قبل والے رویے کے بارے میں سوچتا رہ گیا۔ ابھی وہ وہی کھڑا تھا جب اپنے موبائل کی رنگ ٹون سن کر ہوش میں آتا ہوا کال اٹینڈ کر کے کار کی طرف بڑھ گیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

****

"کیسی ہو؟ "وہ سب سے مل لینے کے بعد صوفے پر بیٹھی ہی تھی جب ارسلان نے اس کے برابر بیٹھتے ہوئے پوچھا۔

"ٹھیک ہوں۔ "اقصیٰ نے نم لہجے میں جواب دیا اسے عارف کو دیکھنے کے بعد اپنی غلطی کا احساس ہوا تھا کہ اس نے عارف کے ساتھ صحیح نہیں کیا تبھی آج اسے دیکھ کر بے ساختہ اس نے معافی مانگی، لیکن عارف اسے نظرانداز کر کے وہاں سے چلا گیا اس کی اس بے رخی پر اسے رونا آرہا تھا۔

"ناراض ہو مجھ سے؟ "ارسلان نے اس کا نم لہجہ محسوس کر کے پوچھا۔

"نہیں۔ "اقصیٰ نفی میں سر ہلاتی ہوئی اپنے کمرے کی طرف چلی گئی۔

وہ کمرے میں آکر دروازہ بند کر کے وہی بیٹھ گئی اور دونوں ہاتھوں میں منہ چھپائے دھاڑے مار کر روئی۔

"عارف میں نے جان بوجھ کر ایسا نہیں کیا، لیکن کیا کروں مجھے اپنے ابو اور بھائی کا مان رکھنا تھا میرا رشتہ طے ہو چکا تھا میں کیسے تمہیں ہاں کرتی۔ "وہ روتے ہوئے بڑبڑانے لگی۔

"اقصیٰ کھانا کھانے آجاؤ۔ "وہ وہی بیٹھی ہوئی تھی جب دروازہ بجنے کے بعد سویرا کی آواز آئی۔

"جی آپی میں آتی ہوں۔ "اس نے اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔

"جلدی آؤ۔ "سویرا کہہ کر وہاں سے چلی گئی جبکہ اقصیٰ اپنا چہرہ صاف کر کے اٹھ کھڑی ہوئی اور کچھ دیر بعد ریلیکس فیل کرتی ہوئی کمرے سے باہر چلی گئی۔

ناول کلب
Clubb of Quality Content!

"عارف تو پھر تم نے شادی کے بارے میں کیا سوچا؟ "وہ گھر آکر لنچ کرنے کے بعد جیسے ہی کمرے میں آیا عالیہ کی کال آئی اس نے جیسے ہی کال اٹینڈ کی عالیہ نے پوچھا۔

"میرا شادی کرنے کا ابھی ارادہ نہیں ہے۔ "عارف نے گہرا سانس خارج کرتے ہوئے بتایا۔

"تو پھر کب ارادہ ہے تمہارا؟ ابھی منگنی ہی کر لو۔ "عالیہ نے غصے میں کہا۔

"اچھا کیا آپ نے لڑکی ڈھونڈ لی؟ "عارف نے جان بوجھ کر پوچھا۔

"جب وانیہ ہے تو لڑکی کیوں ڈھونڈیں۔ "عالیہ نے مسکراتے ہوئے بتایا۔

"میں نے آپ کو پہلے ہی کہا تھا مجھے وانیہ سے شادی نہیں کرنی۔ "عارف نے بیڈ پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"عارف تم سمجھنے کی کوشش کرو، وانیہ بہت اچھی لڑکی ہے، تم اس کے ساتھ بہت خوش رہو گے۔ "عالیہ نے اسے سمجھانے کی کوشش کی۔

"آپ اپنی نند کے لیے دوسرا رشتہ ڈھونڈ لیں مجھ سے کوئی امید نہ رکھیں۔ "عارف نے غصے میں کہتے ہوئے کال کاٹ لی جبکہ اس کی اس حرکت پر عالیہ خود پر ضبط کر گئی۔ وانیہ کو عارف پسند تھا اور وہ اس سے شادی کرنے کے لیے بہت مرتبہ اس سے کہہ چکی تھی وہ ضد کی پکی تھی اگر اسے پتہ چل گیا کہ عارف کو اس میں کوئی دلچسپی نہیں ہے تو اس کے لیے بہت سی مشکلات آتیں، وہ شائستہ بیگم سے بات کرنے کا سوچتی ہوئی مطمئن ہو گئی۔

****

"اقصیٰ یہ ڈریس دیکھو تم پر بہت اچھا لگے گا۔ "وہ اس وقت سویرا اور زویا کے ساتھ شاپنگ کرنے آئی تھی وہ بے دلی سے وہاں کھڑی تھی جب سویرا نے اس کو ڈریس دکھاتے ہوئے کہا۔

"آپی آپ کو جو بھی پسند ہے آپ وہ پیک کروالیں۔ "اقصیٰ نے اکتائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سویرا یہ والے کپڑے دیکھو۔ "زویا سویرا کو کپڑے دکھانے لگی۔

"اقصیٰ علی کو پکڑنا۔ "سویرا نے علی اسے پکڑایا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

علی کو اٹھائے وہ شاپ سے باہر آگئی وہ اس سے باتیں کرتی ہوئی چل رہی تھی جب کسی سے زوردار تصادم پر اس نے سامنے دیکھا۔

"دیکھ کر نہیں چل سکتے کیا؟ "اس نے علی کو چپ کراتے ہوئے سامنے کھڑے لڑکے سے کہا جس کی پیٹھ ان کی طرف تھی وہ فون پر بات کر رہا تھا دھیان نہ ہونے کی وجہ سے اس سے ٹکرایا تھا۔

"سوری۔ "اس نے کال بند کر کے پیچھے مڑ کے کہا۔

"تم "!اقصیٰ نے کہا۔

"جی میں "!عارف نے سیریس انداز میں جواباً کہا۔

"مجھے تم سے بات کرنی ہے۔ "اقصیٰ نے اسے وہاں سے جاتے ہوئے دیکھ کر کہا۔

"مجھے تمہاری کوئی بات نہیں سننی ہے۔ "عارف نے اپنا موبائل جیب میں رکھتے ہوئے کہا۔

"تم نے مجھے کبھی بتایا ہی نہیں کہ تم آرمی میں ہو۔ "اقصیٰ نے مسکراتے ہوئے اس سے کہا۔

"ہر بات بتانے کے لیے نہیں ہوتی ہے۔ "عارف نے لفظوں کو چباتے ہوئے کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"تم اب تک ناراض ہو؟ "اقصیٰ نے اس کا سخت لہجہ محسوس کرتے ہوئے پوچھا۔

"میں تم سے ناراض نہیں ہوں کیونکہ میں نے یکطرفہ محبت کی تھی،اور یکطرفہ محبت میں تڑپ ایک ہی طرف ہوتی ہے، محبت ایک ایسا احساس ہے جو خود بخود ہو جاتا ہے، محبت کسی

سے زبردستی نہیں کروائی جاسکتی، تمہیں مجھ سے محبت نہیں اس کا مطلب یہ نہیں کہ میں تمہیں زبردستی خود سے محبت کرنے کا کہوں، لیکن تم نے باقی لڑکوں سے موازنہ کر کے میری محبت کا مذاق بنایا۔ "عارف اس کی طرف دیکھ کر کہہ رہا تھا جب اس کی آنکھوں سے تواتر بہتے آنسو دیکھ کر خاموش ہو گیا۔

"تم ٹھیک ہو؟ "عارف کو سمجھ نہیں آیا کیا کہے تبھی اسے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"میں نے جان بوجھ کر ایسا نہیں کیا تھا۔ "اس نے روتے ہوئے کہا۔

"تم رونا بند کرو۔ "عارف نے اپنی نظریں چاروں طرف گھمائیں وہ اس وقت مال میں کھڑے تھے لوگوں کو اپنی طرف دیکھتے پا کر اس نے کہا۔

"ماما کے پاس جانا ہے۔ "اسے دیکھ کر علی بھی زور سے رونے لگا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"چپ ہو جاؤ، تم مجھے بتاؤ کیا ہوا تھا؟ "عارف نے اسے اور علی کو روتے ہوئے دیکھ کر نرم لہجہ اپناتے ہوئے پوچھا۔

وہ۔۔۔اقصیٰ ابھی بول ہی رہی تھی جب اپنے نام کی پکار سن کر خاموش ہو گئی۔

"اقصیٰ کون ہے یہ؟ "ریحان کی آواز سن کر اس نے اپنا چہرہ صاف کرتے ہوئے پیچھے کی طرف رخ کیا۔

"تم یہاں کیا کر رہے ہو؟ "اقصیٰ نے اس کا سوال نظر انداز کرتے ہوئے پوچھا۔

"تمہارا ہونے والا شوہر ہوں، مجھے اس وقت تمہارے ساتھ شاپنگ مال میں ہونا چاہیے تو میں آگیا۔ "ریحان نے کہا۔

"یہاں سے جاؤ نہیں تو میں آپی اور بھابھی سے تمہاری شکایت لگاؤں گی۔ "اقصیٰ نے اسے گھورتے ہوئے دھمکی دی۔

"آپی نے ہی مجھے یہاں بلایا ہے، یہ بتاؤ یہ لڑکا کون ہے؟ "ریحان نے بتانے کے بعد عارف کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پوچھا۔

"میں اس سے محبت کرتی ہوں، تمہیں بتایا تھا ناں۔ "اقصیٰ نے شرمانے کی بھرپور اداکاری کرتے ہوئے کہا۔

"کیا یہ سچ کہہ رہی ہے؟ "ریحان نے عارف کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا جو ہکا بکا کھڑا ان دونوں کو دیکھ رہا تھا۔

"بولو؟ "ریحان نے غصہ میں پوچھا۔

"جب میں نے تمہیں بتایا ہے تو میں سچ ہی کہہ رہی ہوں۔ "اقصیٰ نے عارف کو اپنی طرف نا سمجھی سے دیکھتے پا کر کہا۔

"اگر تم یہ سب کہو گی تو پھر بھی میں انکار کرنے والا نہیں ہوں۔ "ریحان غصے میں کہتا ہوا وہاں سے چلا گیا، جبکہ اقصیٰ اس کے پیچھے گئی کہیں وہ کسی کو کچھ بتا ہی نہ دے۔

"اقصیٰ"!

یہ سب دیکھنے کے بعد عارف کو بہت کچھ سمجھ آیا اس نے اقصیٰ کو جاتے ہوئے دیکھ کر اسے بلایا لیکن وہ ان سنا کرتی ہوئی وہاں سے چلی گئی۔

****

"آپی علی رو رہا ہے۔ "اقصیٰ نے سویرا کو علی دیتے ہوئے بتایا، جبکہ ریحان خاموش کھڑا تھا۔

"گھر چلیں۔ "اس نے ان دونوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں چلیں شاپنگ تو تقریباً ہو گئی ہے۔ "سویرا نے علی کو تھپکتے ہوئے زویا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ریحان اور اقصیٰ نے تو کچھ لیا ہی نہیں؟" زویا نے جان بوجھ کر کہا۔

"مجھے کچھ نہیں لینا۔" اقصیٰ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"آپی آئیں میں آپ سب کو گھر چھوڑ دیتا ہوں۔" ریحان نے خود پر قابو پاتے ہوئے کہا اقصیٰ کو کسی اور کے ساتھ دیکھ کر اسے پہلے سے غصہ تھا اور اب وہ سب کے سامنے اس کے ساتھ کچھ خریدنے سے انکار کر رہی تھی۔

"ٹھیک ہے۔" زویا کہہ کر ان دونوں کے ساتھ آگے کی طرف بڑھ گئی۔

"میری بات کان کھول کر سن لو، اس لڑکے سے بات کرنا بند کر دو، ورنہ تمہارے لیے بہتر نہیں ہو گا۔" گھر کے سامنے جیسے ہی کار رکی زویا اور سویرا کے اترنے کے بعد وہ جیسے ہی کار سے اتر رہی تھی جب غصہ سے بھری ریحان کی آواز اس کے کانوں میں پڑی وہ کار سے اترنے کے بعد ونڈو سائیڈ کی طرف آئی۔

"میں نے تو تمہیں پہلے ہی بتادیا تھا میں کسی اور کو پسند کرتی ہوں اور آج تمہیں دکھا بھی دیا اور یہ دھمکی کسی اور کو جا کر دو، میں تم سے نہیں ڈرتی۔ "اقصیٰ چیلنجنگ انداز میں کہتی ہوئی وہاں سے چلی گئی جبکہ ریحان کچھ دیر وہی کھڑا رہا اور پھر غصہ میں کار ڈرائیو کر کے آگے کی طرف بڑھ گیا۔

****

"کون بات کر رہا ہے؟ "وہ اس وقت سو رہی تھی جب اپنے موبائل پر مسلسل آتی کال کی آواز سن کر اٹھ بیٹھی اور کال اٹینڈ کر کے پوچھا۔

"کیا میں پوچھ سکتا ہوں، جو کچھ مال میں ہوا اس کے پیچھے کیا وجہ تھی؟ "اگلی طرف سے غصے میں سوال پوچھا گیا۔

"پہلے یہ بتاؤ کیا تم اب تک ناراض ہو؟ "اقصیٰ اس کی آواز پہچانتے ہوئے اسے جواب دینے کے بجائے سوال کر گئی۔

"میں نے کچھ پوچھا ہے؟ "ایک بار پھر غصے سے بھری آواز اس کی سماعتوں سے ٹکرائی۔

"میں تمہیں سب کچھ بتا دوں گی لیکن اس کے بدلے تمہیں میرا ساتھ دینا ہو گا۔ "اس مرتبہ اقصیٰ نے بتانا ضروری سمجھا۔

"ٹھیک ہے، بتاؤ کیا بات ہے؟ "عارف نے تجسس کے سبب پوچھا۔

"میں ابھی نہیں بتا سکتی، کیا تم کہیں مل سکتے ہو؟ "اقصیٰ نے گھڑی میں ٹائم دیکھتے ہوئے پوچھا۔

نولز کلب
Clubb of Quality Content!

"ٹھیک ہے کل دوپہر کیفیٹیریا آجانا۔ "عارف نے اسے ایڈریس بتادینے کے بعد کال کاٹ دی، اس کی اس حرکت پر اقصیٰ غصے میں بڑبڑاتی ہوئی بالکنی کی طرف چلی گئی۔

****

"ماما آپ نے عارف سے وانیہ کے بارے میں بات کی؟ "عالیہ نے شائستہ بیگم سے کال پر بات کرتے ہوئے پوچھا۔

"بیٹا میں نے اس سے پہلے بات کی تھی اس نے صاف انکار کر دیا تھا۔ "شائستہ بیگم نے بتایا۔

"ماما آپ اسے کسی طرح منالیں۔ "عالیہ نے منت بھرے انداز میں کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"میں نے بہت کوشش کی ہے مگر وہ نہیں مان رہا،اب جوان اولاد ہے زبردستی تو نہیں کر سکتے۔ "شائستہ بیگم نے نرم لہجے میں بتایا۔

"ماما پلیز سمجھنے کی کوشش کریں۔ "عالیہ نے انہیں سمجھانا چاہا۔

"اچھا میں ایک بار پھر سے بات کرنے کی کوشش کروں گی۔ "شائستہ بیگم نے کہا تو عالیہ ان سے باتیں کرنے لگی۔

"ماما ! بابا بلا رہے ہیں۔ "علیزہ نے کمرے کے اندر داخل ہوتے ہوئے بتایا۔

"اوکے بیٹا میں آرہی ہوں۔ "عالیہ نے مسکراتے ہوئے علیزہ سے کہا تو وہ کمرے سے باہر چلی گئی،عالیہ بھی کچھ دیر بات کرنے کے بعد فون رکھتی ہوئی لاؤنج میں چلی گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

****

وہ اس وقت کیفیٹیریا میں بیٹھا ہوا اس کا انتظار کر رہا تھا مگر وہ ابھی تک نہیں آئی تھی۔

"تم یہاں کیا کر رہے ہو؟ "وانیہ جو اپنی دوستوں کے ساتھ وہاں آئی تھی عارف کو دیکھ کر اس کے پاس آ کر پوچھا۔

"تم یہاں کیا کر رہی ہو؟ "عارف اپنی عادت کے مطابق اسے جواب دینے کے بجائے سوال کر گیا تو وہ شرمندہ ہوتی ہوئی اپنے بیوقوفانہ سوال پر منہ بسور گئی۔

"وہ میں۔۔۔ "وہ ابھی کہہ ہی رہی تھی جب اپنی دوست کے بلانے پر اس کے ساتھ آگے والی ٹیبل کی طرف بڑھ گئی۔

عارف نے گھڑی میں ٹائم دیکھا اسے بیٹھے ہوئے ایک گھنٹے سے زیادہ وقت ہو گیا تھا تبھی اسے سامنے بڑی چادر اوڑھے چہرے پر سنجیدگی لیے وہ آتی نظر آئی۔

"اتنی دیر کر دی، تمہاری بات سننے کے علاوہ میرے پاس اور کام بھی ہیں۔" اقصیٰ کو سامنے والی ٹیبل کے پاس وہ بیٹھا ہوا نظر آیا تو وہ اس طرف آئی وہ جیسے ہی کرسی گھسیٹ کر بیٹھ رہی تھی جب عارف کی غصے سے بھری آواز آئی۔

Clubb of Quality Content

وہ جو پہلے ہی بہت مشکل سے اجازت لے کر یہاں آئی تھی، اس کی غصیلی آواز سن کر اپنا چہرہ دونوں ہاتھوں میں چھپائے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔

"کیا ہوا؟" اسے اچانک روتے ہوئے دیکھ کر عارف نے پوچھا۔

وہ۔۔اقصیٰ روتے ہوئے اسے بتانے ہی لگی تھی جب اپنے پاس کھڑی لڑکی کی آواز سن کر خاموش ہوگئی۔

"کون ہے یہ ؟اور کیا ہو رہا ہے یہاں ؟ "وانیہ جو وہاں بیٹھی ہوئی ساری کاروائی دیکھ رہی تھی،عارف کو اس کے ساتھ دیکھ کر ان کے قریب آتے ہوئے پوچھا۔

اقصیٰ نے سوالیہ نگاہوں سے عارف کی طرف دیکھا مگر وہ خاموش رہا۔

"کون ہو تم؟ "وانیہ نے اقصیٰ کا بازو پکڑتے ہوئے تیکھے لہجے میں پوچھا۔

"تم کون ہو؟ "اقصیٰ نے اپنا بازو چھڑا کر اس کا سوال نظر انداز کرتے ہوئے پوچھا۔

"تم سے مطلب؟ جو پوچھا ہے اس کا جواب دو۔" وانیہ نے لفظوں کو چباتے ہوئے کہا۔

"یہ تو تم عارف سے ہی پوچھ سکتی ہو؟" اقصیٰ نے مسکراتے ہوئے اسے تپایا اور وہ تپ بھی گئی۔

"عارف کون ہے یہ؟" اس نے عارف سے پوچھا مگر اس نے جواب نہیں دیا۔

"میں ہی بتا دیتی ہوں، دراصل یہ مجھ سے محبت کرتا ہے اور مجھے بھی اس سے محبت ہو گئی ہے۔" اقصیٰ نے مسکراتے ہوئے اسے بتایا۔

"ایسا کچھ نہیں ہے۔" عارف نے ان دونوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی یہ سب کہنے کی؟ "عارف کے کہنے کے بعد وہ غصے میں اقصیٰ کی طرف دیکھ کر چلا کر کہنے لگی۔ دیکھتے ہی دیکھتے لوگ جمع ہونے لگے تھے۔

اقصیٰ سمجھ آنے کے بعد روتی ہوئی کیفیٹیریا سے باہر نکل گئی۔

"تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی اقصیٰ سے اس لہجے میں بات کرنے کی؟ "عارف نے اقصیٰ کو وہاں سے جاتے ہوئے دیکھ کر وانیہ سے کہا۔

"میں تم سے پیار کرتی ہوں اور مجھے یہ بلکل بھی گوارا نہیں ہے کہ کوئی لڑکی تمہارے بارے میں مجھے یہ سب کہے۔ "وانیہ نے چیختے ہوئے کہا۔

"وہ میری محبت ہے سمجھی تم؟ "عارف کہہ کر وہاں سے باہر نکلا اور اپنی نظریں ارد گرد دوڑائیں مگر وہ جاچکی تھی وہ غصہ میں اپنی کار کی طرف بڑھ گیا اسے وانیہ پر اور ساتھ ہی اپنے اوپر غصہ آرہا تھا۔

کار ڈرائیو کرتے وقت وہ اقصیٰ کو کال کیئے جارہا تھا مگر کوئی جواب موصول نہیں ہوا۔

****

وہ جیسے ہی گھر آئی سیدھا اپنے کمرے کی طرف چلی گئی،اور کمرے میں آکر ایک بار پھر سے رونا شروع کیا،اس کے ساتھ جو کچھ ہو رہا تھا اس کی ذمیدار وہ خود تو نہ تھی اس نے عارف کو جان بوجھ کر انکار تو نہیں کیا تھا۔

"کال اٹھاؤ۔"اس کے موبائل پر میسج آیا۔

اس نے موبائل بند کر دیا اور بیڈ پر آ کر لیٹ گئی۔

****

وہ اس وقت پیلے رنگ کے چولی شرارے سر پر ہرے رنگ کا ڈوپٹہ پہنے بیٹھی ہوئی تھی مایوں کی رسم شروع ہو چکی تھی۔

سارے مہمان آ چکے تھے چونکہ فنکشن گھر میں رکھا گیا تھا خواتین کا انتظام گھر کے اندر اور مردوں کا گھر میں بنے گارڈن میں کیا گیا تھا۔مایوں کے ساتھ انہوں نے دوسری رسمیں بھی کرنی تھیں۔

دو دن سے اسے بخار تھا، وہ اس وقت خود پر ضبط کئے بیٹھی ہوئی تھی۔

"السلام علیکم "! شائستہ بیگم اور عالیہ نے ان کے پاس آکر سلام کیا۔

"وعلیکم السلام ! کیسی ہیں؟ "سویرا نے جواب دینے کے بعد پوچھا۔

"ہم ٹھیک ہیں، آپ سنائیں کیسی ہیں؟ "عالیہ نے اقصیٰ کے ساتھ بیٹھتے ہوئے پوچھا۔

"ہم بھی ٹھیک ہیں۔ "سویرا نے کہہ کر اقصیٰ کی طرف رخ کیا اور اس کو ان کے بارے میں بتایا۔

"اقصیٰ یہ عارف بھائی جو اس دن اسٹیشن پر ذیشان سے ملنے آئے تھے ان کی والدہ اور یہ ان کی بہن ہے۔"

اقصیٰ نے سر اٹھا کر ان کی طرف دیکھا اس کا نام سن کر اس کا دل کیا دھاڑے مار کر روئے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ماشاءاللہ بہت پیاری لگ رہی ہو۔ "شائستہ بیگم نے اس کے ماتھے پر بوسہ دیتے ہوئے کہا۔

"میں امی اور بھابھی کو بلا کر آتی ہوں۔ "سویرا کہتی ہوئی آگے کی طرف گئی جہاں نجمہ بیگم مہمانوں کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھیں۔

"ماما میں بچوں کو لے کر آتی ہوں باہر عارف کو تنگ کر رہے ہوں گے۔ "عالیہ کہہ کر وہاں سے باہر کی طرف گئی،وہ جو خود پر ضبط کئے بیٹھی ہوئی تھی عارف کا سن کر اس کی آنکھوں سے تواتر آنسو بہنا شروع ہو گئے۔

"کیا ہوا بیٹا ٹھیک ہو؟ "شائستہ بیگم نے اسے کانپتے ہوئے دیکھ کر پوچھا تو وہ اپنی گردن کو نیچے جھکا گئی۔

کچھ دیر بعد سب اس کے پاس آ گئے مایوں کی رسم شروع ہوئی وہ بوجھل دل کے ساتھ وہاں بیٹھی ہوئی تھی۔

"اتنی لال کیوں ہو رہی ہو؟ "اس کی کزن نے شرارتاً اسے کہنی مارتے ہوئے پوچھا مگر وہ چپ رہی تبھی سویرا نے اس کے گال پر ہاتھ رکھا اسے یوں بخار میں تپتا ہوا دیکھ کر وہ فکر مند ہو گئی اس نے صبح ارسلان سے کہا تھا کہ وہ اقصیٰ کو ہسپتال لے جائے، گھر میں کام اس قدر تھے کہ وہ اقصیٰ کو بھول ہی گئی تھی اور اب اسے یاد آیا تھا۔

"وہ دراصل اسے بخار ہے، رسم ہو چکی ہے تو آپ سب کھانا کھا لیں۔ "سویرا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

جیسے ہی سب زویا کے ساتھ ٹیبل کی طرف گئے وہ اقصیٰ کو کمرے میں لے کر گئی۔

Clubb of Quality Content

"تم آرام کرو، میں کچھ دیر تک آتی ہوں۔ "سویرا نے اسے میڈیسن دینے کے بعد کہا اور کمرے سے باہر چلی گئی۔

وہ ماؤف ہوتے دماغ کے ساتھ سو گئی۔

****

اسے لیٹے ہوئے آدھا گھنٹہ ہی ہوا تھا جب کمرے کا دروازہ کھلا۔

"آپی پانی دیں۔" اس نے اپنی آنکھیں نہیں کھولیں اور ویسے ہی ہلکی آواز میں کہا۔

"یہ لو پانی۔" کچھ دیر بعد کمرے کی خاموشی میں مردانہ آواز گونجی وہ جلدی سے آنکھیں کھول گئی۔

"تم یہاں کیا کر رہے ہو؟ کوئی آ جائے گا، تو کیا سوچے گا؟ پلیز یہاں سے جاؤ۔" اقصیٰ نے لڑکھڑاتی ہوئی آواز میں کہا۔

"کیا ہوا ہے تمہیں؟ "عارف نے اس کا سرخ چہرہ دیکھتے ہوئے پوچھا۔

تم یہاں سے جاؤ۔"اقصیٰ نے بیڈ سے اٹھ کر کہا۔

"تم مجھے کوئی بات بتانے والی تھی۔"عارف نے یاد دلایا۔

"میں نے بات بتانی تھی لیکن اب سب کچھ ختم ہو چکا ہے۔"اس نے کہا۔

"اقصیٰ! کیا بتانا تھا؟"عارف نے منت بھرے انداز میں پوچھا۔

"مجھے اس دن والی اپنی بے عزتی بھولی نہیں ہے، تم نے شاید پہلے سے یہ سب پلین کیا ہوا تھا۔ "وہ بھرائی ہوئی آواز میں کہہ کر خاموش ہو گئی۔

"میرا یقین کرو ایسا کچھ نہیں ہے۔ "عارف نے اسے یقین دلانا چاہا۔

"خدا کے لیے یہاں سے چلے جاؤ، میرا اور خود کا تماشہ مت بناؤ۔ "اقصیٰ نے اپنے ہاتھ اس کے سامنے جوڑتے ہوئے کہا۔

"تم ایسی تو بلکل بھی نہیں تھی۔ "اس نے شکوہ کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں میں ایسی نہیں تھی میرے اپنوں نے ہی مجھے ایسا بنایا، ان کی خوشی کے لیے میں اپنی خوشی قربان کرنے جارہی ہوں۔ "وہ اس بار اپنا آنسوں سے تر چہرہ صاف کر گئی۔

"اور تمہیں پتا ہے جس خوشی کے لیے میں اپنے گھر والوں کی مخالفت کرنے جارہی تھی وہ میرے لیے خوشی نہیں بلکہ ایک سراب تھا جس کی کوئی حقیقت نہیں ہے، میں ایک ایسی راہ پر چلنے جارہی تھی جس پر چلنے سے میں بھٹک جاتی۔ "وہ کہہ کر خاموش ہو گئی۔

"اگر تمہیں مجھ سے محبت تھی تو تم نے اس دن انکار کیوں کیا تھا؟ "عارف نے اس کی بات کا مطلب سمجھتے ہوئے پوچھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"مجھے کچھ نہیں پتا پلیز تم یہاں سے چلے جاؤ۔ "اقصیٰ نے اپنا سر دونوں ہاتھوں میں تھامتے ہوئے غصے میں کہا اسے اس وقت سر میں شدید درد محسوس ہو رہا تھا۔

"جب تک تم میری بات کا جواب نہیں دو گی، میں یہاں سے کہیں نہیں جاؤں گا۔ "عارف نے بیڈ پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے اگر تمہیں سننا ہے تو سنو، دسمبر کی بارش والی شام جس طرح تمہارے لیے خوشی کا سبب تھی اسی طرح میرے لیے بھی تھی، تمہارے لیے میرے دل نے دھڑکنا شروع کیا تھا، مجھے تم سے محبت ہو گئی تھی لیکن پھر میرا رشتہ بھابھی کے بھائی ریحان سے طے ہوا جو کہ مجھے ہر گز بھی منظور نہیں تھا۔ میں نے اپنی محبت کو حاصل کرنے کی چاہ میں بہت بار انکار کیا لیکن میرے انکار سے کسی کو کوئی فرق نہیں پڑا۔ تم نے مجھے بے وفا سمجھا لیکن میں بے وفا نہیں ہوں۔ "وہ روتی ہوئی کانپنے لگی۔

اس کی بات سن کر عارف پر گویا سکوت ساطاری ہو گیا تھا اسے کانپتے دیکھ وہ ہوش میں آتا ہوا اس کے سامنے آیا۔

"اقصیٰ میں انکل آنٹی سے بات کرتا ہوں۔" عارف نے کہا۔

"اب بات کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ " اقصیٰ نے کہا۔

"اچھا ٹھیک ہے تم آرام کرو۔" عارف نے اسے مسلسل روتے ہوئے دیکھ کر کہا وہ جب سے اس سے ملا تھا اس کا دل اداس ہو گیا تھا۔ اپنی محبت کو اپنے سامنے کسی اور کا ہوتا ہوا دیکھنا سب سے اذیت کا لمحہ ہوتا ہے اس کا دل چاہا اپنی محبت کے سامنے چیخ کر روئے وہ خود پر ضبط کرتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔

****

ایسے ہی دو دن گزر گئے اور شادی کا دن آ گیا۔

گھر میں گہما گہمی تھی۔ زویا اور سویرا تیار ہونے کے بعد مہمانوں کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھیں۔
نجمہ بیگم اقصیٰ کے کمرے میں گئی جو گہری سوچ میں گم تھی۔

"اقصیٰ پارلر والی آ گئی ہے تم فریش ہو کر آ جاؤ۔" نجمہ بیگم نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

وہ ان کے کہنے پر خیالوں کی دنیا سے واپس آتی ہوئی خاموشی سے واشروم کی طرف بڑھ گئی۔

****

تیار ہونے کے بعد وہ اس وقت بیڈ پر بیٹھی ہوئی تھی۔لال رنگ کے لہنگے اور گولڈن رنگ کی چولی، سر پر لال رنگ کا ڈوپٹہ اوڑھے،ڈارک میک اپ اور ہیوی جیولری میں وہ بائیس سالہ لڑکی خوبصورت لگ رہی تھی۔دو دنوں سے وہ بلکل خاموش تھی جیسے بات کرنے کے لیے کوئی الفاظ ہی نہ ہوں۔اس کی کزنز اس سے ملنے آرہی تھیں مگر وہ خاموش ہی رہی۔

"چلو لڑکیوں جلدی کرو ہال میں بھی جانا ہے۔" نجمہ بیگم نے زویا اور سویرا سے مخاطب ہو کر کہا جو اقصیٰ کا ڈوپٹہ سیٹ کر رہی تھیں،وہ دونوں ان کی بات پر اثبات میں سر ہلا گئیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

****

"عارف چلیں۔" شائستہ بیگم نے اس کے کمرے کے اندر داخل ہو کر کہا۔

وہ جو کب سے تیار بیٹھا ہوا تھا صوفے سے اٹھ کر شائستہ بیگم کی طرف آیا۔

"ماما مجھے آپ کو کچھ بتانا ہے۔ "عارف نے انھیں کہہ کر بیڈ پر بیٹھنے کا کہا۔

ان کے بیٹھ جانے کے بعد وہ ان کے سامنے آ بیٹھا اور اپنی بات شروع کی۔

"ماما ! آپ کو معلوم ہے آج آپ کا بیٹا سب کچھ ہوتے ہوئے بھی ہار گیا ہے۔ "وہ کہہ کر خاموش ہو گیا۔

"کیا ہوا سب ٹھیک تو ہے؟ "شائستہ بیگم نے اس کی آنکھوں میں نمی دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"ماما ! محبت بھی کتنا عجیب احساس ہے اس سے ہوتی ہے جو ہماری قسمت میں نہیں ہوتا ہے، ماما کاش میں اس محبت نامی مرض میں کبھی مبتلا نہ ہوتا اور نہ ہی اپنی محبت کو کسی اور کا ہوتے ہوئے دیکھ پاتا، میری محبت کسی اور کی ہونے جا رہی ہے اور میں کچھ بھی نہیں کر سکتا۔ " عارف نے کہا تو وہ ناسمجھی سے اسے دیکھنے لگیں۔

"کیا کہہ رہے ہو؟ مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا۔"

شائستہ بیگم نے پوچھا۔

اس کے بعد عارف نے انھیں ساری بات بتائی۔

"اقصیٰ وہی لڑکی ہے، آپ نے ہمیں پہلے کیوں نہیں بتایا۔" شائستہ بیگم نے اس کی ساری بات سن لینے کے بعد کہا۔

"ماما مجھے نہیں معلوم تھا اس کی شادی طے ہے میں اسے کراچی میں دیکھ کر بہت خوش ہوا تھا کہ شاید اسے میری محبت کا احساس ہو گیا ہو۔ ماما اسے میری محبت کا احساس شروع سے ہی تھا مگر وہ مجبور تھی، میرا دل شروع سے ہی کہتا تھا وہ بھی مجھ سے محبت کرتی ہے اور اس کی کوئی غلطی نہیں ہے۔ "اس نے اداس ہو کر کہا۔

"خود کو سنبھالو۔ "شائستہ بیگم نے اپنی آنکھوں کی نمی صاف کرتے ہوئے کہا۔

"تم نے پہلے کیوں نہیں بتایا؟ "عالیہ جو دروازہ کے پاس کھڑی ساری باتیں سن رہی تھی اندر داخل ہو کر روتے ہوئے کہا۔

"شاید ہم دونوں کا ملنا قسمت میں نہیں لکھا، آپ دونوں باہر آئیں میں کار میں انتظار کر رہا ہوں۔ "وہ کہہ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔

****

دو سال بعد:

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اٹھو !افرا کب سے رو رہی ہے۔ "اس نے اقصیٰ سے کہا۔

"مجھے سونے دو، ساری رات اس نے تنگ کیا ہے اور اب بھی سونے نہیں دے رہی۔ "وہ تکیے میں سر دیے سو گئی۔

"اٹھ جاؤ مجھے کام سے باہر جانا ہے۔ "اس نے اپنی ایک ماہ کی بیٹی کو چپ کرواتے ہوئے کہا جو صبح کے چھ بجے سے اٹھ کر روئے جا رہی تھی۔

"مجھے سونے دو۔ "اقصیٰ نے کہا۔

اس کی بات سن کر وہ افرا کو چپ کروانے کی کوشش کرتے ہوئے بالکنی کی طرف چلا گیا۔

"ارسلان ایک مرتبہ پھر سے کال کرو ریحان کیوں نہیں اٹھا رہا۔ "زویا نے پریشان کن لہجے میں کہا۔

"کب سے کال کر رہا ہوں مگر کوئی نہیں اٹھا رہا۔ "ارسلان نے دوبارہ سے ریحان کو کال کرتے ہوئے اسے بتایا۔

"ارسلان آپ کوشش کریں شاید بارات آ رہی ہو اس لیے کال نہیں اٹھا رہے ہوں۔ "

زویا کہہ کر اسٹیج کی طرف چلی گئی جہاں اقصیٰ کے ساتھ سویرا اور نجمہ بیگم بیٹھی ہوئی تھیں۔

اس مرتبہ حال مہمانوں سے بھرا ہوا تھا، دو گھنٹے ہو چکے تھے ان سب کو یہاں آئے ہوئے مگر بارات ابھی تک نہیں آئی تھی، تیمور صاحب اور نجمہ بیگم نے ارسلان اور زویا سے کہا کہ وہ فون کر کے پوچھیں مگر ریحان اور اس کی فیملی میں سے کوئی کال نہیں اٹھا رہا تھا۔

"کیا ہوا بیٹا؟ "زویا جیسے ہی اسٹیج پر آئی نجمہ بیگم نے پوچھا۔

"ماما !ارسلان کال کر رہے ہیں لیکن ماما بابا اور ریحان کال نہیں اٹھا رہے۔ "زویا نے شرمندہ ہوتے ہوئے بتایا۔

"ماما !اب کیا ہو گا؟ "سویرا نے پریشان ہوتے ہوئے پوچھا۔

"بارات آجائے گی فکر مت کرو۔ " نجمہ بیگم خود بھی بہت پریشان تھیں لیکن سویرا کو دلاسہ دیتے ہوئے کہا۔

****

"کیا ہوا خیریت تو ہے؟ "شائستہ بیگم نے سویرا سے پوچھا جو پریشان ہوتی ہوئی اسٹیج کی طرف جا رہی تھی۔

"جی آنٹی سب ٹھیک ہے۔ "سویرا نے مسکرانے کی کوشش کرتے ہوئے بتایا۔

"آپ مجھے اپنا سمجھ کر بتا سکتی ہیں۔ "شائستہ بیگم نے اس کا اداس چہرہ دیکھ کر کہا۔

اس کے بعد سویرا نے انھیں ساری بات بتادی، وہ شروع سے ہی ایسی تھی چھوٹی باتوں پر پریشان ہونے لگتی تھی۔اس کی بات سن کر شائستہ بیگم اسے دلاسہ دیتی ہوئی اس کے ساتھ اسٹیج پر چلی گئیں۔

****

"ذیشان ٹینشن مت لو شاید بارات آتی ہی ہو۔ "عارف نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

"تین گھنٹے ہو گئے ہیں مگر بارات ابھی تک نہیں آئی ہے، سب پریشان ہیں۔ "ذیشان نے ارسلان کو اپنی طرف آتے ہوئے دیکھ کر عارف کو بتایا۔

"ذیشان تم بابا کے پاس جاؤ۔ "وہ ابھی کہہ ہی رہا تھا جب اس کے موبائل کی رنگ ٹون بجی، ریحان کی کال تھی اس نے جلدی سے اٹینڈ کی۔

"کہاں ہو ریحان؟ "ارسلان نے سکون کا سانس لیتے ہوئے پوچھا۔

"جہاں مجھے ہونا چاہیے؟ "ریحان نے مسکراتے ہوئے بتایا۔

"کیا مطلب ہے تمہارا؟ "ارسلان نے غصے میں پوچھا۔

Clubb of Quality Content!

"میں اپنی بیوی کے ساتھ ہوں، تمہیں پتا نہیں ہو گا چلو بتا دیتا ہوں، ماما بابا کو اقصیٰ پسند تھی اس وجہ سے میں اس سے شادی کر رہا تھا مگر کیا ہے ناں آپی نے بتایا تھا تمہاری بہن زبان کی بہت تیز اور اکھڑ مزاج ہے، اور اس طرح کی لڑکیاں مجھے قطعی پسند نہیں ہیں۔ اس لیے میں نے آج ہی اپنی پسند کی لڑکی سے نکاح کیا ہے، اور تم بھی اپنی بہن کی شادی اس کی پسند کے لڑکے سے کروا دینا۔ "ریحان نے کہہ کر کال کاٹ دی۔

"ارسلان اب کیا ہو گا؟ "ذیشان اور عارف جو وہی کھڑے ساری بات سن رہے تھے، ریحان کی کال کاٹ لینے کے بعد ذیشان نے پوچھا، جبکہ اس کی بات پر ارسلان خاموش ہی رہا اسے زویا اور ریحان دونوں پر غصہ آ رہا تھا۔

"میں کروں گا اقصیٰ سے شادی۔ کیا آپ اپنی بہن کا نکاح مجھ سے کروائیں گے؟ میرا آپ سے وعدہ ہے ہمیشہ اسے خوش رکھوں گا۔ "عارف نے ارسلان کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا جو پریشانی میں اپنا ماتھا مسل رہا تھا۔

ارسلان نے ذیشان کی طرف دیکھا۔

"ارسلان ! یہ میجر عارف احمد ہے، میرا بہت ہی اچھا دوست۔ اور مجھے امید ہے یہ اقصیٰ کو بہت خوش رکھے گا۔ "ذیشان نے عارف کی طرف دیکھتے ہوئے ارسلان کو بتایا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"میجر صاحب میری بہن کو خوش رکھنا،اس وقت میں یہ فیصلہ اس لیے کر رہا ہوں کیونکہ میرے پاس اور کوئی راستہ نہیں ہے۔ "ارسلان نے حالات کے سبب یہ سب کرنا ضروری سمجھا اس لیے اسے کہا جبکہ عارف نے مسکراتے ہوئے آسمان کی طرف دیکھا۔

"محبت اگر سچی ہو تو معجزے ہو ہی جاتے ہیں۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

****

ارسلان اور ذیشان نے تیمور صاحب کو یہ بات بتا کر عارف کے بارے میں بتایا تو وہ بہت مشکل سے مانے جبکہ عارف نے شائستہ بیگم اور عالیہ کو نکاح کے بارے میں بتایا تو وہ دونوں بہت خوش ہوئیں اور جلد ہی فاروق صاحب کو منا لیا۔

وہ سب اس وقت اسٹیج پر کھڑے تھے، عارف اور اقصیٰ کا نکاح ہو چکا تھا۔

"اقصیٰ "! وہ جو عارف سے نکاح ہونے پر شاکڈ بیٹھی تھی اس کے بلانے پر اپنی نظریں جھکا گئی۔

"شرما رہی ہو؟ "عارف نے مذاق کرتے ہوئے کہا۔

"یہ سب کیسے ہوا؟ "وہ حیرت کے سبب پوچھ گئی۔

"بعد میں بتاؤں گا۔ "عارف نے ذیشان کو اپنی طرف آتے ہوئے دیکھ کر کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"اقصیٰ ! آج سے تم عارف کے ساتھ اپنی زندگی کی شروعات کرنے جارہی ہو اگر مجھے تم سے کوئی بھی شکایت ہو مجھے کال کر کے بتانا میں اسے سیدھا کروں گا۔ "ذیشان نے ان سب کے چہروں پر چھائی سنجیدگی کو دور کرنے کے لیے ایسا کہا اور اس کی یہ بات سن کر وہاں کھڑے سب مسکرا دیے۔

شائستہ بیگم اور عالیہ نے بھی ان کو دلاسہ دیتے ہوئے کہا کہ وہ اقصیٰ کو ہمیشہ خوش رکھیں گے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

****

تبھی رخصتی کا شور اٹھا وہ تیمور صاحب سے ملنے کے بعد ارسلان کے پاس آئی۔

"اقصیٰ پلیز مجھے معاف کر دینا۔ "ارسلان نے اس کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

"بھائی پلیز ایسے تو مت بولیں۔ "اقصیٰ نے روتے ہوئے کہا تو ارسلان نے اسے چپ کروایا۔ وہ سویرا اور نجمہ بیگم سے ملنے کے بعد عارف کے ساتھ کار کی طرف بڑھ گئی۔

****

وہ اس وقت عارف کے کمرے میں بیٹھی ہوئی اس کا انتظار کر رہی تھی اسے یقین ہی نہیں آ رہا تھا کہ اس کی محبت اسے حاصل ہو گئی ہے، سب کچھ اتنا اچانک ہوا اسے سمجھ ہی نہیں آیا، دروازہ کھلنے کی آواز پر وہ کھڑی ہو گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"کیوں آئے ہو یہاں؟ "اقصیٰ نے اپنی کاجل سے بھری آنکھیں پھیلاتے ہوئے پوچھا۔

"تم سے ڈھیر ساری باتیں کرنے آیا ہوں۔ "عارف نے شرارتاً کہا۔

"تم زیادہ خوش نہ ہو، تم نے تو کچھ کرنا ہی نہیں تھا، لگتا ہے میری باتوں کا ریحان پر اثر ہو گیا جو اس نے مجھ سے شادی کرنے سے انکار کر دیا۔ "وہ ابھی بول ہی رہی تھی جب عارف نے اس کی بات بیچ میں کاٹی۔

"اقصیٰ پلیز ایسے تو مت بولو، میں نے سچے دل سے تم سے محبت کی تھی، دعا مانگی تھی۔ تمہاری اور میری دوبارہ ملاقات ہی تب ہوئی تھی جب تمہاری شادی طے ہو چکی تھی، تمہیں پتا ہے یہ سن کر میں کتنی اذیت میں تھا جن سے محبت کی جاتی ہے ان کو کسی اور کا ہوتا ہوا دیکھنا موت کے برابر ہوتا ہے، تم مجھ سے پوچھو میرے دل پر کیا گزر رہی تھی۔ "وہ اپنی آنکھوں کی نمی صاف کرتے ہوئے بتانے لگا۔

"اور میرے دل پر کیا گزری ہے تمہیں معلوم ہے؟ میں کتنا روئی ہوں۔ "اقصیٰ نے کہا۔

"اب تو ناراضگی ختم کردو۔ "عارف نے اسے منانا چاہا۔

"مجھے تمہیں بہت ساری باتیں بتانی ہیں۔ "اقصیٰ نے کہا۔

عارف مسکرا کر اسے دیکھنے لگا جو اپنی عادت کے مطابق نان اسٹاپ بولنا شروع ہو چکی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

وہ دونوں باہر آئے تو سب ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھے ناشتہ کر رہے تھے۔

"السلام علیکم "!ان دونوں نے مشترکہ سلام کیا۔

"وعلیکم السلام "! شائستہ بیگم اور فاروق صاحب نے جواب دیا۔

"ماموں "! وہ جیسے ہی کرسی گھسیٹ کر بیٹھ رہا تھا علیزہ اور آریان بھاگتے ہوئے اس کے پاس آئے۔

عارف نے ان دونوں کو اپنی برابر والی کرسی پر بٹھایا اور اقصیٰ کو بھی بیٹھنے کا اشارہ دیا۔

شائستہ بیگم نے سب کا اس سے تعارف کروایا، تو سب ناشتہ کرنے لگے۔

"عارف "! وہ جو ناشتہ کرنے میں مگن تھا وانیہ کی آواز سن کر اس کی طرف دیکھا جو غصے میں کھڑی اسے گھور رہی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"تم نے شادی کرلی اور میرے بارے میں سوچا بھی نہیں۔ "وہ روتی ہوئی اس کی جانب آئی۔

"کیا ہو گیا ہے؟ "عارف نے اسے روتے ہوئے دیکھ کر پوچھا۔

"میں تم سے پیار کرتی ہوں اور تم نے کسی اور سے شادی کرلی، تم نے ایک بار بھی نہیں سوچا میرا کیا ہو گا؟ "اس نے

روتے ہوئے کہا۔

اقصیٰ نے نا سمجھی سے اس کی طرف دیکھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا ہے تم کیفیٹیر یا والی لڑکی ہو نا؟ تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی عارف سے شادی کرنے کی؟ "وہ جو عارف سے بات کر رہی تھی اچانک اقصیٰ پر نظر پڑی تو اس کے پاس آکر کہا۔

"وانیہ یہاں سے نکل جاؤ، اس سے پہلے میں کچھ برا کر دوں۔ "عارف نے غصے میں کہا۔

"تم نے اس لڑکی کی وجہ سے مجھے دھوکا دیا ہے۔ "وہ غصے میں ایک بار پھر اقصیٰ کی طرف بڑھی جب عالیہ نے بیچ میں آکر اسے دور کیا۔

"میں نے تمہیں کوئی دھوکا نہیں دیا، اور کس پیار کی بات کر رہی ہو تم؟ میں نے تو تمہیں کبھی بھی نہیں کہا میں تم سے پیار کرتا ہوں اس لیے اپنا یہ تماشہ بند کرو۔ "عارف نے غصے میں لفظوں کو چباتے ہوئے کہا۔

Clubb of Quality Content

"بھابھی آپ کو تو سب معلوم تھا میں عارف سے پیار کرتی ہوں آپ نے پھر اسے کیوں نہیں روکا۔" وانیہ نے روتے ہوئے عالیہ سے کہا جبکہ اس کی یہ بات سن کر وہ خاموش ہی رہی۔

"وانیہ گھر چلو۔" نعمان جو بچوں کے ساتھ وہاں آیا تھا کال آنے پر وہ بچوں کو اندر بھیج کر کال سن رہا تھا جب وانیہ کو غصے میں جاتے ہوئے دیکھ کر کال کاٹ کر آیا۔

"بھائی! عارف نے شادی کر لی آپ کو معلوم ہے نا میں اس سے پیار کرتی ہوں۔" وہ روتی ہوئی بتانے لگی۔

"وانیہ تم اس سے پیار کرتی ہو عارف تم سے پیار نہیں کرتا تھا اور تم نے اسے کبھی اپنی محبت کا احساس ہی نہیں دلایا تو اسے کیسے معلوم ہو گا تمہاری فیلنگز کے بارے میں، اس لیے اب خاموش ہو جاؤ۔" نعمان نے اسے سمجھایا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اس کی بات سن کر وہ روتی ہوئی باہر چلی گئی۔

"عالیہ میں شام میں تمہیں اور بچوں کو لینے آؤں گا ابھی کچھ کام ہے۔" نعمان نے مسکراتے ہوئے کہا وہ نہیں چاہتا تھا وانیہ کی ضد کی وجہ سے وہ اپنی بیوی سے اپنا رویہ تبدیل کرے۔

"جی ٹھیک ہے۔" عالیہ نے بھی مسکراتے ہوئے کہا تو وہ باہری دروازے کی جانب بڑھ گیا۔

وہ کار کی طرف آیا تو وانیہ پہلے سے بیٹھی ہوئی رو رہی تھی، وہ کار میں بیٹھ کر ڈرائیو کرنے لگا اس نے گھر جا کر وانیہ کو سمجھانے کا سوچا تھا اسے یقین تھا وہ اس کے سمجھانے سے سمجھ جائے گی۔

Clubb of Quality Content
ناولز کلب

****

"عارف کیا کر رہے ہو؟ "ناشتہ کرنے کے بعد وہ شائستہ بیگم اور عالیہ سے باتیں کر رہی تھی،ان سے باتوں کے بعد وہ جیسے ہی کمرے میں آئی عارف واڈروب سے کپڑے نکال رہا تھا۔

"تم تیار ہو جاؤ،ذیشان کی کال تھی ارسلان بھائی نے سب کو لنچ پر بلایا ہے۔ "عارف نے بتایا۔

"اتنا جلدی چلیں گے کیا؟ "اقصیٰ نے پوچھا۔

"وہ کیا ہے نہ ارسلان بھائی نے دیکھنا ہے میری بہن میجر صاحب کے ساتھ خوش ہے بھی یاں نہیں اس لیے جلدی آنے کا کہا ہے۔ "عارف نے مسکراتے ہوئے بتایا۔

"ٹھیک ہے۔ "اقصیٰ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

****

"اقصیٰ مجھے معاف کر دو، میں نے تمہارا بہت دل دکھایا ہے، ریحان نے مجھے پہلے ہی بتادیا تھا وہ کسی اور سے محبت کرتا ہے لیکن میں نے اسے کہا تھا کہ تم اقصیٰ سے شادی کرنا پھر چاہو تو دوسری شادی بھی کر لینا، مجھے ان دنوں تم پر بہت غصہ تھا میں چاہتی تھی تم جلد از جلد شادی کر کے اس گھر سے رخصت ہو جاؤ، دیکھو میں تمہارے ساتھ برا کرنے جا رہی تھی اور میرے ساتھ خود ہی برا ہو گیا، ارسلان اب مجھ سے بات نہیں کر رہا ہے۔ "زویا نے روتے ہوئے کہا۔

"بھابھی پلیز آپ روئیں تو نہیں، میں نے آپ کو معاف کر دیا اور میں بھائی سے بھی بات کرتی ہوں۔ "اقصیٰ نے کہا۔اسے اپنی محبت مل گئی تھی تو وہ زویا سے ناراضگی کیوں اپناتی۔

اقصیٰ!

"ارسلان بھائی بلا رہے ہیں تمہیں۔"عالیہ نے کچن کے اندر داخل ہو کر بتایا تو وہ مسکراتی ہوئی لاؤنج کی طرف گئی اسے ارسلان سے زویا کے بارے میں بات کرنی تھی۔

"عالیہ بچے کہاں ہیں؟ "سویرا نے کپوں میں چائے نکالتے ہوئے پوچھا۔

"بچہ پارٹی ماما اور نجمہ آنٹی کے پاس بیٹھی ہوئی ہے۔ "عالیہ نے مسکراتے ہوئے بتایا۔

اقصیٰ نے ارسلان سے کہا تھا جو قسمت میں لکھا ہوتا ہے وہی ہوتا ہے میری قسمت میں عارف کا ساتھ لکھا تھا اور وہ مجھے مل گیا، آپ بھابھی سے ناراض نہ ہوں، اس کے سمجھانے پر ارسلان نے زویا سے اپنی ناراضگی ختم کردی تھی۔

****

دو سال بعد:

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

افرا کب سے مسلسل روئے جا رہی تھی، اقصیٰ جھنجھلا کر اٹھ گئی اور بالکنی کی طرف گئی جہاں عارف اسے چپ کروانے کی کوشش کر رہا تھا۔

"افرا یہاں آؤ۔" اقصیٰ نے اپنے ہاتھ افرا کو اٹھانے کے لیے بڑھائے تو عارف نے افرا اسے پکڑوائی۔

"عارف بارش ہو رہی ہے۔" اقصیٰ نے بالکنی سے باہر دیکھتے ہوئے اسے بتایا۔

"ہاں اب تم کہو گی مجھے ہم دونوں کی پہلی ملاقات یاد آگئی ہے۔" عارف نے مسکراتے ہوئے اسے چھیڑا۔

"تمہیں معلوم ہے مجھے بارشیں بہت پسند ہیں کیونکہ ان بارشوں سے میری حسین یادیں جڑی ہوئی ہیں، چار سال قبل دسمبر کی بارش میں تم سے میری ملاقات ہوئی تھی جو کہ میرے لیے خوشی کا باعث ہے۔"

دسمبر کی آمد

وہ درجن بھر مہینوں سے

ذرا ممتاز لگتا ہے

دسمبر کس لئے آخر

ہمیشہ خاص لگتا ہے

بہت سہمی ہوئی صبحیں

اداسی سے بھری شامیں

دوپہریں روئی روئی سی

وہ راتیں کھوئی کھوئی سی

گرم دبیز شالوں کا

وہ کم روشن اجالوں کا

کبھی گزرے حوالوں کا

کبھی مشکل سوالوں کا

بچھڑ جانے کی مایوسی

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ملن کی آس لگتا ہے

دسمبر کس لئے آخر

ہمیشہ خاص لگتا ہے

اقصیٰ نے غزل کہی تو وہ مسکرا کر اپنی ہمسفر کو دیکھنے لگا جو ہمیشہ اس سے اپنی محبت کا اظہار کرتی تھی۔

"جلدی چلو نیچے بارش ہو رہی ہے۔" اقصیٰ نے کمرے سے باہر نکلتے ہوئے کہا تو وہ بھی اس کے ساتھ باہر آیا۔

"ماما"! وہ افرا شائستہ بیگم کو پکڑ وا کر خود باہر لان میں چلی گئی، شائستہ بیگم اور فاروق صاحب لاؤنج میں بیٹھے ہوئے تھے۔

بارش اب زور سے برسنا شروع ہو چکی تھی۔

عارف بھی اس کے کہنے پر لان میں آیا۔

"اقصیٰ اندر چلو۔ "عارف نے اسے کپکپاتے ہوئے دیکھ کر کہا۔

"پہلے مجھے اپنی محبت کا اظہار کرو۔ "اقصیٰ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یار روز ہی تو کرتا ہوں۔ "عارف نے اسے یاد دلایا۔

"عارف "! اسے نے منہ بسورتے ہوئے کہا۔

"ماما بلا رہی ہیں۔ "عارف نے کہا تو وہ منہ بسور کر گئی اور افرا کو اٹھائے کمرے میں چلی گئی تو وہ بھی کچھ دیر شائستہ بیگم اور فاروق صاحب کے ساتھ بیٹھنے کے بعد کمرے میں چلا گیا۔

وہ بیڈ پر بیٹھی ہوئی تھی جب عارف کمرے میں آیا۔

"اقصیٰ تم میری محبت ہو۔"عارف نے آگے بھی کہنا چاہا جب اقصیٰ نے اس کی بات کاٹی۔

"مجھے پتا تھا آپ اظہار کریں گے، مجھے بس یہی سننا تھا۔ "اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بہت چالاک ہو گئی ہو تم۔ "عارف نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آخر بیوی کس کی ہوں؟ "وہ بھنویں اچکا کر پوچھنے لگی۔

اس کی بات پر دونوں کا قہقہہ کمرے میں سنائی دیا۔

_________________ختم شد_________________

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

مزید بہترین ناول/افسانے/آرٹیکل/مختصر کہانیاں اور معیاری شاعری پڑھنے کے لئے نیچے دیئے گئے لنک پر کلک کریں۔

شکریہ!

www.novelsclubb.com

Clubb of Quality Content!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842